مسلمان خواتین کیلئے بیس سبق

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلندشہری

اسلام بکڈپو

مسلمان خواتین

کیلئے

بیس ۲۰ سبق

مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

اسلام بک ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-8452688

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : مسلمان خواتین کے لیے بیس سبق

مصنف : مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

تاریخ اشاعت : جون 2006ء

تعداد : 1100

ناشر : چوہدری غلام رسول

طباعت : زاہد بشیر

قیمت : روپے

ملنے کے پتے

فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111

E-mail: millat_publication@yahoo.com

یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون:7352795-7124354

اسلام بک ڈپو

۱۲ گنج بخش روڈ لاہور

فون:042-8452688

Marfat.com

بیس ۲۰ سبق کیا کیا ہیں اور کہاں کہاں ہیں

سبق	مضمون	صفحہ
پہلا سبق	کلمہ طیبہ	۷
دوسرا سبق	نماز	۱۳
تیسرا سبق	زکوٰۃ	۲۲
چوتھا سبق	حج بیت اللہ تعالیٰ	۳۵
پانچواں سبق	رمضان کے روزے	۴۰
چھٹا سبق	دین سیکھنا سکھانا	۴۸
ساتواں سبق	بچوں کی تعلیم	۵۲
آٹھواں سبق	اللہ کا ذکر	۵۹
نواں سبق	حقوق العباد	۶۴
دسواں سبق	خدمتِ خلق	۶۸
گیارہواں سبق	والدین کے حقوق	۷۱
بارھواں سبق	شوہر کے حقوق	۷۴
تیرھواں سبق	پڑوسی کے حقوق	۷۷
چودھواں سبق	اخلاصِ نیت	۷۸
پندرھواں سبق	زبان کی حفاظت	۸۱
سولہواں سبق	اکلِ حلال	۸۶
سترھواں سبق	لباس اور زیور	۹۰
اٹھارہواں سبق	پردہ	۹۶
انیسواں سبق	اصلاحِ معاشرہ	۱۰۶
بیسواں سبق	نیکیاں پھیلانا	۱۱۶

Marfat.com

مؤلف کی گذارش

امّا بعد! اسلام سارے انسانوں کے لیے خداوند عالم کا بھیجا ہوا اور پسند کیا ہوا دین ہے جس میں تمام مردوں اور عورتوں کے لیے ایسے مکمّل احکام و اعمال موجود ہیں۔ جن پر عمل کرنا دنیا و آخرت کی کامیابی کا واحد ذریعہ ہے اور چونکہ عمل بغیر علم کے نہیں ہو سکتا اس لیے علمائے امت نے کتابوں اور مواعظ و تقاریر اور تالیف و تصنیف نیز مکاتب و مدارس کے ذریعہ جس طرح بھی بن پڑا محنت اور کوشش سے علم دین کو باقی رکھا۔

دین کے مختلف شعبوں کی تعلیم و تبلیغ کے لیے بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں بہت سی ایسی بھی ہیں جو صرف عورتوں سے متعلق ہیں، خصوصیت کے ساتھ انہی کے لیے لکھی گئی ہیں، رسالہ ہذا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ جسے احقر نے محض اللہ جل شانہٗ کی توفیق اور مدد سے ایک مخلص دوست کی فرمائش پر لکھا ہے، زبان سلیس اور سادہ رکھنے کی کوشش کی ہے بہت سی جگہ اپنے اکابر کی تالیفات اور اپنی سابقہ تالیفات سے اقتباس کیا ہے پوری کتاب بیس۲۰ سبقوں پر منقسم ہے، ترغیب و ترہیب کے لیے مشکوٰۃ شریف اور حافظ منذری رحؒ کی مشہور کتاب "الترغیب والترہیب" سے انتخاب

Marfat.com

کر کے ہر مضمون کے متعلق احادیث شریفہ کا ترجمہ جزوِ مضمون بنایا گیا ہے، بجز چند روایات کے جن کا حوالہ دے دیا گیا ہے، سب احادیث انہی دو کتابوں سے لے کر درج کی ہیں۔

چونکہ کتاب خصوصیت کے ساتھ عورتوں اور بچوں کے لیے لکھی گئی ہے (اگرچہ مفید سب ہی کے لیے ہے) اس لیے بعض مونث کے صیغے بھی ملیں گے۔ اور طرزِ بیان بھی ایسا ہی اختیار کیا گیا ہے، جو عورتوں کے لیے زیادہ مفید ہے۔ اور جس سے عورتیں یہ سمجھ سکیں کہ یہ بات ہم سے کہی جا رہی ہے۔ عورتوں کی بڑھتی ہوئی غفلت اور دین سے لاپرواہی جو عام ہو گئی ہے۔ اُس کی روک تھام کے لیے اس کتاب کو گھر گھر پہنچانا اور گھروں میں تعلیمی حلقے قائم کر کے عورتوں کو سُنانا از حد ضروری ہے۔ یوں تو اس کتاب کے سارے مضامین اہم ہیں لیکن خصوصیت کے ساتھ نماز، زکوۃ، اور دین کو سیکھنا سکھانا بچوں کو دینی تربیت دینا اور اللہ کی یاد میں مشغول رہنا اور لباس و زیور نیز پردہ اور اصلاحِ معاشرت والے سبق بہُت اہم ہیں، جن اداروں اور انجمنوں کے ماتحت ایسے سکول یا مکاتب یا مدارس ہیں جن میں مسلمان بچیاں تعلیم حاصل کرتی ہیں اگر اس رسالہ کو کورس میں داخل کر کے عام کر دیں اور ہر گھر میں پہنچا دیں تو بڑے ثواب کے مستحق ہوں گے۔

ناظرین سے درخواست ہے کہ بندۂ ناچیز اور اس کے دینی بھائی اِبن

Marfat.com

کی فرمائش پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے اور اس کے والدین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں۔

Marfat.com

پہلا سبق

کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

یہ کلمہ بندہ کی طرف سے ایک اقرار ہے یعنی بندہ اس کو پڑھ کر اپنے رب سے اقرار کرتا ہے کہ اے اللہ میں تیرا بندہ اور غلام ہوں، تیرے حکموں پر چلوں گا۔ اور جن چیزوں سے تو نے منع کیا ہے ان سے بچوں گا اس کلمہ کے متعلق تین چیزوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔

اوّل اس کے الفاظ صحیح یاد ہوں اور ترجمہ معلوم ہو۔ دوسرے اس کے مطلب کا علم ہو۔ تیسرے اس کے مطالبے اور تقاضے کو ہر وقت اور ہر حالت میں پورا کرے ، بہت سے لوگ نام کے مسلمان ہیں، ان کو کلمے کے الفاظ بھی صحیح یاد نہیں اور ترجمہ اور مطلب کی خبر نہیں اور کلمے کے تقاضے اور مطالبے کو بھی نہیں جانتے ایسے لوگوں کو ان چیزوں سے واقف کراؤ، کلمہ طیبہ کے الفاظ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

ترجمہ: "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"

Marfat.com

کلمۂ طیبہ کا مطلب

اللہ تعالےٰ کے معبود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسی کی بندگی کرے اور بندگی کے جو طریقے اس نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اپنی کتاب کے ذریعے بتائے ہیں (یعنی نماز، روزہ، قربانی، حج، زکوٰۃ وغیرہ) اس میں کسی کو اس کا شریک نہ کرے، اسی کو حاجت روا، مشکل کشا، نگہبان مددگار، ہر جگہ حاضر و ناظر، زور دار، آہستہ والی بات سننے والا مانے اور یہ بھی یقین کرے کہ وہ ہر ظاہر و چھپی ہوئی چیز کو جانتا ہے۔ وہی نفع و نقصان پہنچانے والا ہے۔ اسی کی ہدایت حق ہے اسی کے احکام قابل عمل ہیں، دنیا والوں نے جو رسم رواج اور قانون، خدا کے حکموں کے خلاف نکال رکھے ہیں سب باطل اور جھوٹ ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ کا رسول ماننے کا یہ مطلب ہے کہ جب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کر کے بندہ نے اللہ کے حکموں پر چلنا فرض کر لیا تو ان حکموں کا جاننا بھی فرض اور ضروری ہے، اور چونکہ اللہ کا حکم خود بخود نہیں معلوم ہو سکتا بلکہ خدا کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہبری سے بندوں تک خدا کے احکام پہنچے ہیں، اس لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا فرض ہے کہ آپ

Marfat.com

خدا کے رسول ہیں، آپؐ کے بعد قیامت تک کوئی رسول خدا کی طرف سے
نہیں آئے گا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے حکموں
اور بتائے ہوئے طریقوں پر چل کر خدا کی بندگی کرنا فرض ہے۔ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ وہ اللہ کے بندے اور سچے
رسول ہیں۔ انہوں نے اپنے پاس سے کوئی بات نہیں بتائی۔ انؐ کی فرمانبرداری
اللہ کی فرمانبرداری ہے۔ ان سے محبت رکھنا خدا سے ہی محبت کرنا ہے۔ آپؐ
کی بات کا ماننا فرض ہے آپؐ کے حکم کو بلا چوں و چرا تسلیم کرلے۔ آپؐ
نے جو غیب کی باتیں بتائی ہیں ان پر ایمان لادے، مثلاً تقدیر پر، دوزخ پر اور
جنت پر اور قبر کے حالات پر، قیامت ہونے پر۔ اگرچہ یہ باتیں سمجھ میں بھی
نہ آتی ہوں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ عقیدہ بھی رکھے کہ آپ
نے جو طریقہ بتایا ہے اور خود اس پر پوری طرح عمل کرکے دکھایا ہے وہی حق
اور خدا تعالےٰ کا پسندیدہ ہے۔ اس کے خلاف زندگی گزارنے والا اللہ کا
محبوب بندہ اور سیدھی راہ پر چلنے والا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

جو شخص اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ رکھے یا اللہ تعالیٰ کو نہ
مانے یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کی طرف سے پیغام لانے
نہ مانے اور آپؐ کے طریق زندگی کو غلط سمجھے، نہ وہ مسلمان ہے نہ اس کا
دین اسلام ہے۔ آج کل بہت سے مرد و عورت اور سکول و کالج میں پڑھنے

Marfat.com

والے لڑکے اور لڑکیاں) عیسائیوں اور ہندوؤں اور بد دینوں کی صحبت میں رہ
کر اسلام کے عقیدہ کے خلاف بولنے لگتے ہیں۔ اور دوسرے طریقوں اور نظریوں
کو اسلام سے اچھا سمجھنے لگتے ہیں اور شرکیہ عقیدوں اور باطل خیالوں میں پھنس
جاتے ہیں۔ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں، اگرچہ ان کا نام مسلمانوں جیسا
ہو اور اگرچہ ان کے ماں باپ مسلمان ہوں۔

کلمۂ طیبہ کا مطالبہ

کلمہ کے مطلب کو دل سے ماننے کے بندہ مومن ہو جاتا ہے۔ اور اس
کے ذمہ بے شمار چیزوں کا کرنا اور بے شمار چیزوں کا چھوڑنا لازم اور فرض
ہو جاتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ کا اخلاص یعنی اس کو ٹھیک طرح پڑھنا یہ ہے کہ یہ کلمہ اپنے پڑھنے
والے کو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے روک دیوے۔ لہٰذا اس کلمے کو
پڑھنے والے اور اپنے کو مسلمان سمجھنے والے کو ہر موقعہ پر خدا کے حکموں
پر چلنے کا دھیان رکھنا لازم ہے۔ بیاہ شادی، مرنے جینے، کھانے پینے، سونے
جاگنے، خریدنے بیچنے، لینے دینے، کمانے خرچ کرنے، حکومت چلانے اور
ملازمت کرنے اور دوسرے تمام موقعوں اور حالتوں میں خدا کے حکموں کو معلوم
کرے اور ان پر چلے، خداوند کریم کی طرف سے جن کاموں کے کرنے کا حکم ملا ہے۔

Marfat.com

ان کو ہر حال میں کرے اور بندگی کی ڈیوٹی انجام دے اور خدا کی طرف سے جن کاموں کے کرنے سے روکا گیا ہے، ان سے رک جائے۔

کلمہ طیبہ کا انعام

جو مرد و عورت سچے دل سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیتے ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے عقیدوں اور زندگی گزارنے کے طریقوں کا حق ہونا تسلیم کر لیتے ہیں. اللہ تعالےٰ نے ان کے مرنے کے بعد ان کو اچھے حال میں رکھنے اور جنت عنایت فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے، قیامت اور دوزخ جنت پر عقیدہ نہیں رکھتے اُن کے لیے خدا نے دوزخ تیار فرمایا ہے جو بہت بری جگہ ہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا وِرد

لا الہ الا اللہ کا وِرد رکھنا پڑھنا بڑا ثواب ہے، حدیثوں میں آیا ہے کہ فخرِ عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ذریعے اپنا ایمان تازہ کیا کرو۔

Marfat.com

اور یہ بھی ارشاد فرمایا:

"کہ سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔"

اور یہ بھی ارشاد فرمایا:

کہ سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ لیا کرو کیونکہ وہ کوئی گناہ نہیں چھوڑتا اور کوئی عمل اس سے آگے نہیں بڑھتا۔

Marfat.com

دوسرا سبق

نماز

ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اوّل اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

دوسرے نماز قائم کرنا۔ تیسرے زکوۃ ادا کرنا۔ چوتھے حج کرنا۔ پانچواں رمضان کے روزے رکھنا۔ ان پانچوں چیزوں میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل کلمہ کے مضمون اور اس کے مطلب کی گواہی دینے کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر نماز کو رکھا ہے اسی لیے ہم بھی کلمہ طیبہ کے بعد نماز ہی کا ذکر کر رہے ہیں۔

ہر بالغ مرد و عورت پر رات دِن میں پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشا۔ جو بندے نماز کی پابندی کرتے ہیں، وہ اس اقرار کو اپنے عمل سے پورا کرتے ہیں۔ جو انہوں نے کلمہ طیبہ پڑھ کر کیا ہے کہ ہم اللہ کے حکموں پر چلیں گے اور جو لوگ نماز کی پابندی نہیں کرتے وہ غلامی کے اقرار کو عمل سے جھوٹا کر دیتے ہیں۔ نماز چھوڑنے والوں کو حق میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

Marfat.com

کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی۔ اس نے کفر کا کام کیا للذا نماز کو ہمیشہ خو
پابندی سے ٹھیک وقت پر اچھی طرح وضو کرکے اور دل لگا کر پڑھا کرو۔
نماز میں یہ بڑی خوبی ہے کہ نماز پڑھتے وقت نمازی کا سارا جسم عبادت
ہی میں بندھ جاتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، سر، کمر، ناک، آنکھ، زبان سب اسی طرح
موقعہ بموقعہ رکھنے اور استعمال کرنے پڑتے ہیں، جس طرح حکم ہے۔ یوں سمجھ لو
کہ نمازی کے بدن کا ہر حصہ خدا کے حکم پر چلنے کی مشق کرنے میں لگ جاتا ہے۔
اگر کوئی مرد یا عورت ٹھیک ٹھیک نماز پڑھے تو نماز کے باہر بھی گناہوں سے
بچے گا۔ قرآن شریف میں آیا ہے، کہ بلاشبہ نماز بے حیائی اور برے کاموں
سے روکتی ہے۔

قرآن شریف میں سینکڑوں جگہ نماز کا ذکر آیا ہے۔ اور ٹھیک طرح نماز
پڑھنے کو فرمایا ہے اور حدیثوں میں نماز کی بہت فضیلت اور تاکید آئی ہے۔ کچھ
حدیثیں یہاں لکھتے ہیں۔

نماز کی فضیلت اور تاکید حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ پانچ نمازیں اللہ تعالےٰ نے فرض کی ہیں جس
نے ان نمازوں کا وضو اچھی طرح کیا اور بروقت پڑھا اور رکوع سجدہ اچھی طرح
ادا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کا عہد ہے کہ اللہ اس کو بخش دے
گا۔ اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی بخشش کا نہیں

Marfat.com

چاہے بخشے چاہے عذاب دے۔

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سردی کے زمانے میں باہر تشریف لے گئے۔ اس وقت درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑ لیں، تو (اور بھی زیادہ) پتے جھڑنے لگے، وہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص صحابی حضرت ابوذرؓ بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آواز دی اے ابوذر! انہوں نے عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، یقین جانو جو مسلمان بندہ اللہ کی رضامندی کے لیے نماز پڑھتا ہے اس کے چھوٹے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے پتے اس درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا کہ بتاؤ۔ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر ہو۔ جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ کیا اس کے بدن کا میل کچیل کچھ ذرا سا بھی باقی رہے گا؟ صحابیوں نے عرض کیا، نہیں ذرا بھی میل باقی نہیں رہے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی پانچ نمازوں کا حال ہے۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالےٰ (چھوٹے) گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے

Marfat.com

ارشاد فرمایا، جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لیے قیامت کے روز نماز نور ہوگی اور اس کے ایمان کی دلیل ہوگی اور (اس کی) نجات کا سامان ہوگی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی اس کے لیے نماز نور نہ ہوگی اور نہ اس کے ایمان کی دلیل ہوگی، نہ نجات (کا سامان) ہوگی اور قیامت کے روز یہ شخص اور اس کے وزیر ہامان اور مشہور مشرک ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ نماز کی پابندی کرے اور قیامت کے روز اپنا حشر کافروں کے ساتھ نہ ہونے دے۔

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ بلاشبہ قیامت کے روز بندہ سے سب سے اوّل اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی، وہاں کی نعمتوں سے محروم ہوگا اور ٹوٹے اور گھاٹے میں رہے گا۔

بے وقت نماز پڑھنا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو بے وقت کر

Marfat.com

کے پڑھنے والوں کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھے بیٹھے سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے۔ اور جب سورج پیلا پڑجاوے تو کھڑے ہو کر جلدی جلدی مرغ کی طرح چار ٹھونگیں مار لیتا ہے (اور) خدا کو ان (سجدوں) میں جو مرغ کی ٹھونگوں کی طرح جھٹ جھٹ کیے بس ذرا سا یاد کرتا ہے۔

نماز کی قیمت

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی ایک نماز جاتی رہے۔ اس کا اتنا بڑا نقصان ہوا جیسے کسی کے گھر لوگ اور مال اور دولت سب جاتا رہا۔ جو مرد و عورت بچوں کی پرورش کے خیال میں یا تجارت یا ملازمت کے دھندوں میں نماز چھوڑ دیتے ہیں، ان مبارک حدیثوں پر غور کریں۔

نماز کی چوری

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب لوگوں سے "زیادہ بڑا چور" وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ یہ سن کر صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی چوری کیسے؟ آپؐ نے فرمایا نماز کی چوری یہ ہے کہ اس کا رکوع و سجدہ پورا پورا ادا نہ کرے۔

دین اسلام میں نماز کا مرتبہ

Marfat.com

انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا کوئی دین نہیں جس کی نماز نہیں، نماز کا مرتبہ دین اسلام میں وہی ہے جو سر کا مرتبہ انسان کے جسم میں ہے یعنی جس طرح کوئی شخص بغیر سر کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح نماز کے بغیر آدمی ٹھیک طرح کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔

بچوں کو نماز پڑھانا ماں باپ کے ذمّہ ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جبکہ سات برس کے ہوں اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جبکہ دس برس کے ہوں اور دس برس کی عمر ہو جانے پر ان کے بستر سے بھی الگ کردو۔ (ایک کو دوسرے کے ساتھ نہ سلاؤ)

ضروری تنبیہ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے یعنی الحمد شریف اور دوسری سورتیں اور التحیات اور دعائے قنوت وغیرہ، اس کو اچھی طرح صحیح کرکے یاد کرنا ضروری ہے، بہتر ہے کسی کو سنادو جسے ٹھیک یاد ہو، س، ص، ذ، ز، ت، ط وغیرہ کا فرق محنت کرکے ٹھیک کرلو، نماز کے فرض، سنتیں اور شرطیں اور وہ سب چیزیں معلوم کرلو جن سے نماز درست ہوتی ہے۔ اور خوب دل لگا کر اچھی سے اچھی نماز پڑھنی چاہیے۔

Marfat.com

نفل نمازوں کا بڑا ثواب ہے

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بیشک قیامت کے روز بندہ کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہو گا، اگر نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب اور بامراد ہو گا اور اگر نماز خراب نکلی تو (وہاں کی نعمتوں سے محروم ہو گا اور ٹوٹا اٹھائے گا اب اس کے بعد اللہ کی طرف سے یہ نفس ہو گا کہ) اگر اس کے فرضوں میں کمی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائیں گے کہ دیکھو میرے بندہ کے (اعمال نامہ میں) کچھ نفل بھی ہوں گے تو نفلوں کے ذریعے فرضوں کی کمی پوری کر دی جائے گی۔ پھر سارے اعمال کا یہی معاملہ ہو گا۔

مومن بندوں کو چاہیے کہ آخرت کی کامیابی کے لیے نفلوں کا ذخیرہ بھی جمع کر کے قیامت کے دن کے واسطے لے چلیں، جس قدر بھی ہو سکے نفل نمازیں پڑھو، فرض نمازوں سے پہلے اور پیچھے جو سنتیں (مؤکدہ) نفلیں پڑھی جاتی ہیں، سب کو پڑھا کرو۔

تحیۃ الوضو

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مستحب ہے۔ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے۔ پھر کھڑے ہو کر ایسی دو رکعت نماز پڑھے جن کی طرف اپنے ظاہر و باطن سے توجہ رکھے اس

Marfat.com

کے لیے جنت واجب ہو گئی ،

اشراق کی نماز جب سورج نکل کر بلند ہو جائے اور اچھی طرح صاف اور سفید معلوم ہونے لگے تو ۲ دو رکعت نفل پڑھو، اس کو اشراق کی نماز کہتے ہیں، پھر اس کے تین گھنٹے بعد ۲ دو یا ۴ چار یا ۸ آٹھ رکعت نفل پڑھو، اس کو چاشت کی نماز کہتے ہیں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت آٹھ رکعت نماز پڑھا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ میرے ماں باپ بھی قبروں سے اٹھ کر چلے آویں تب بھی ان کو نہ چھوڑوں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چاشت کی دو رکعتوں کی پابندی کر لی، اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں

نماز اوابین نماز مغرب کے بعد ۶ چھ یا ۲۰ بیس رکعت نفل پڑھو اس کو نماز اوابین کہتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ جس نے مغرب کے بعد اس طرح چھ رکعتیں پڑھ لیں کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کی تو یہ چھ رکعتیں اس کے لیے بارہ ۱۲ سال کی عبادت کے برابر ہوں گے، اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس نے مغرب کے بعد بیس ۲۰ رکعتیں پڑھ لیں، اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں ایک گھر بنادیں گے۔

Marfat.com

نمازِ تہجد

تہجد کے وقت خاص طور سے دعا قبول ہوتی ہے، صبح کی اذانوں سے ایک دو گھنٹے پہلے اٹھ کر وضو کر کے جس قدر ہو سکے ۲ دو رکعت سے لے کر بارہ ۱۲ رکعت تک نفل نماز پڑھو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزانہ رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کون ہے؟ جو مجھ سے دعا کرے میں اُس کی دعا قبول کروں، کون ہے؟ جو مجھ سے سوال کرے میں اس کا سوال پورا کروں گا۔ کون ہے؟ جو مجھ سے مغفرت چاہتے ہیں میں ان کی مغفرت کروں۔ کون ہے؟ جو ایسے کو قرض دے (جس کے پاس سب کچھ ہے) جو کنگال نہیں اور ظالم نہیں، صبح ہوتے تک اللہ تعالیٰ یہی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

تیسرا سبق

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے، جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی اور اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کو بڑا عذاب ہو گا، حضرت رسول مقبولؐ نے فرمایا ہے کہ جس کو اللہ نے مال دیا، پھر اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے روز اس کا مال بڑا زہریلا گنجا سانپ بنا دیا جائے گا. جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے وہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح لپٹ جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑے پکڑ کر نوچے گا، پھر یوں کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، یہ مضمون قرآن مجید کی ایک آیت میں بھی آیا ہے. اس مضمون کو ارشاد فرما کر حضرت رسول کریمؐ نے وہی آیت تلاوت فرمائی۔

رسول مقبولؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کے پاس سونا چاندی ہو (اور) اس میں سے وہ اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس کے (عذاب دینے کے) ایسے

85125

Marfat.com

آگ کی تختیاں بنائی جاویں گی پھران کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے اس کی کروٹوں کو اور پیشانی اور پیٹھ (یعنی کمر) کو داغ دیا جاوے گا اور جب ٹھنڈی ہو جاویں گی پھر آگ میں تپا کر داغ دیا جاوے گا اس دن میں جو پچاس ہزار برس کا ہوگا (یعنی قیامت کا دن) یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو (اس کو یہی عذاب ہوتا رہے گا) پس وہ (حساب وکتاب کے نتیجہ میں) اپنا راستہ جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا۔

خدا کی پناہ

بھلا ایسے سخت عذاب کی کس کو سہار ہے تھوڑے سے لالچ اور فنا ہونے والے مال کی محبت میں اتنی بڑی مصیبت بھگتنے کے لیے اپنی جان کو تیار کرنا بڑی بے وقوفی اور نادانی کی بات ہے، خدا کا دیا ہوا مال خدا کی راہ میں خدا ہی کا حکم ہوتے ہوئے خرچ نہ کرنا سخت گناہ اور بے غیرتی ہے اگر تم پر زکوٰۃ فرض ہے تو زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو بھی زکوٰۃ دینے کے لیے آمادہ کرو اپنے عزیزوں کی یہی خیر خواہی ہے کہ ان کو آخرت کے عذاب سے بچایا جائے بہت سی عورتوں کے پاس زیور ہوتا ہے مگر اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتی ہیں، شاید آخرت کے عذاب میں اپنی جان جھونکنے کو اچھا کام سمجھتی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جگہ جگہ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

Marfat.com

عالموں نے بتایا ہے کہ قرآن شریف میں ۳۲ جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا تذکرہ ہے اور جہاں جہاں صرف زکوٰۃ کا ذکر ہے وہ اس کے علاوہ ہیں، پارہ آلـمٓ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو کچھ اپنی جانوں کے لیے کوئی بھلائی پہلے سے بھیج دو گے اسے اللہ کے پاس پالو گے"

اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلاشبہ اللہ نے زکوٰۃ اسی لیے فرض کی ہے کہ باقی مال کو پاکیزہ بنادے گا ایک حدیث میں ہے کہ بلاشبہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔

زکوٰۃ سے مال کا شر دور ہو جاتا ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کردے تو اس کا مال "شر" سے دور ہو جاتا ہے۔ شر کے معنی ہیں برائی اور خرابی کے، مال سے فائدے بھی ہیں اور نقصان بھی کافی پہنچ جاتا ہے، حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زکوٰۃ دینے سے مال کی خرابی دور ہو جاتی ہے یعنی اگر پابندی کے ساتھ خوب حساب کر کے پوری طرح زکوٰۃ ادا کی جاتی ہے تو مال نہ تو آخرت کے

Marfat.com

عذاب کا سبب بنے گا نہ دنیا میں برباد ہوگا، نہ اس کی وجہ سے اور کوئی مصیبت آئے گی، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے مالوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کے ذریعہ محفوظ بناؤ، اور اپنے بیماروں کا علاج یہ کرو کہ صدقہ دو اور دعا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی کرنے کے ذریعہ آنے والی مصیبتوں کی موجوں کا استقبال کرو۔

زکوٰۃ روکنے سے کال پڑتا ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں اللہ ان پر قحط (یعنی کال) کی مصیبت ڈال دیتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کہ جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں، ان کی سزا میں بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر چوپائے (بھینس، بیل وغیرہ) نہ ہوں تو ذرا بارش نہ ہو۔

زکوٰۃ روک لینے سے مال تلف ہوجاتا ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال بھی کسی خشکی یا کسی دریا میں تلف ہوجاتا ہے پس وہ زکوٰۃ روکنے ہی سے ضائع ہونا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس مال کے ساتھ زکوٰۃ کا مال مل جاتا

Marfat.com

ہے، وہ اس مال کو ہلاک کیے بغیر نہیں رہتا، یعنی جس مال میں زکوٰۃ واجب ہوئی اور اس کی زکوٰۃ نہ نکالی گئی اور زکوٰۃ کا روپیہ بھی اس مال میں ملا ہوا رہا جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی ہے تو یہ زکوٰۃ والا روپیہ اس مال کو تلف کر دے گا یعنی ایک نہ ایک دن وہ مال ضائع ہو جائے گا۔

زکوٰۃ کس پر فرض ہے

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے بڑا مال دار ہونا ضروری نہیں ہے جو عورت یا مرد ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے روپیہ کا یا سوداگری کے مال کا مالک ہو، وہ شریعت میں مال دار ہے اور اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ: زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس مال پر سال گزر جائے۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا روپیہ یا سوداگری کا مال ایک سال رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے مال جاتا رہا تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔

مسئلہ: سال کے اندر اندر اگر مال گھٹ جائے تو سال ختم ہونے سے پہلے ہی اتنا مال پھر آ جائے کہ اگر اس کو باقی مال میں جوڑ دیں تو اس حد کو پہنچ جاوے جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی ہے۔ تب بھی زکوٰۃ فرض ہو جاوے گی

Marfat.com

غرضیکہ بیچ سال میں مال کے کم ہو جانے سے زکوٰۃ معاف نہیں ہوتی۔

مسئلہ: سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچّا گوٹہ ٹھپّہ کپڑوں میں لگا ہوا ہو، چاہے علیحدہ رکھا ہوا ہو اور چاہے یہ چیزیں استعمال ہوتی ہوں۔ چاہے یوں ہی رکھی ہوں، غرض یہ کہ سونے چاندی کی ہر چیز میں زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ: سونے چاندی میں اگر ملاوٹ ہو مثلاً رانگ یا پیتل ملا ہوا ہو تو اس کا یہ حکم ہے کہ اگر چاندی سونا زیادہ ہو تو زکوٰۃ واجب ہونے کے بارے میں ان سب کا وہی حکم ہے جو سونے چاندی کا حکم ہے یعنی اگر اتنے وزن کے ہوں جو اوپر بیان ہوا تو سال گزر جانے پر زکوٰۃ فرض ہوگی اور اگر ملاوٹ والی چیز رانگ پیتل زیادہ ہے تو اس کا حکم تانبے اور پیتل کا ہے۔ جو ابھی بیان ہوگا۔

مسئلہ: کسی کے پاس نہ تو ساڑھے باون تولہ چاندی ہے اور نہ ساڑھے سات تولہ سونا ہے بلکہ تھوڑا سونا اور تھوڑی چاندی ہو تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونے کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔

مسئلہ: کسی کے پاس مثلاً سَو تولہ چاندی رکھی تھی پھر سال گزرنے

Marfat.com

سے پہلے چار تولہ سونا اور آگیا تو اس چاندی کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ کا حساب کیا جاوے گا اور جب تنو تولہ چاندی کا سال پورا ہونے پر اس کی زکوٰۃ دی جائے گی. اسی کے ساتھ اس سونے کی زکوٰۃ بھی دینا ہو گی. جب سے یہ سونا آیا ہے اس کے بعد سے اس سونے پر سال گزر جانے کا انتظار نہ کیا جاوے گا.

مسئلہ: کسی کے پاس کچھ سونا ہے اور کچھ چاندی ہے یا کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملا کر دیکھو اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جاوے اس پر زکوٰۃ فرض ہے اگر اس قیمت سے کم ہو تو نہیں.

مسئلہ کسی کے پاس ڈیڑھ سو روپے ہیں اور ایک سو روپے اس پر قرض ہیں، تو ایک سو روپے کی زکوٰۃ دینا فرض ہے.

مسئلہ: سونا چاندی اور نقد روپے کے علاوہ جتنی چیزیں ہیں مثلاً لوہا تانبا، پیتل، گلٹ، رانگ، اور ان چیزوں کے بنے ہوئے برتن وغیرہ اور کپڑے اور جوتے اور اس کے علاوہ جو کچھ اسباب ہو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ بیچنے کا سوداگری کا مال ہو گا تو اگر اتنا ہو کہ اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو تو جب سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ فرض ہے. اور اتنا نہ ہو تو اس

Marfat.com

میں زکوٰۃ فرض نہیں اور اگر وہ مال سوداگری کا نہ ہو تو اس میں زکوٰۃ فرض نہیں چاہے جتنا ہو۔

مسئلہ: جس مال پر زکوٰۃ فرض ہو سال پورا ہونے پر اس میں سے پورے مال کا چالیسواں حصّہ یا چالیسویں کی نقد قیمت ادا کرے، مثلاً اسّی روپے کی مالیت ہو تو دو روپے دیوے اور سو روپے ہو تو ڈھائی روپے دیوے اور ہزار روپے کی مالیت ہو تو ۲۵ روپے دیوے۔

مسئلہ: زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنوانا، مردہ کے کفن دفن میں لگانا درست نہیں، زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط یہ ہے۔ کہ جس کو زکوٰۃ دینا درست ہو اس کو زکوٰۃ کی رقم کا مالک بنا دیوے۔

مسئلہ: ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، اور بیٹا، بیٹی، پوتا پوتی اور ان سب کو زکوٰۃ کی رقم دینے سے زکوٰۃ نہیں ہو گی، جس سے صاحب زکوٰۃ پیدا ہو یا جو اس سے پیدا ہوئے ہوں ان سب کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔

مسئلہ: سیدوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ غریب ہوں اور ان کو لینا بھی حلال نہیں۔

مسئلہ: بھائی، بہن، بھتیجی، بھانجی، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں کو زکوٰۃ دینا درست ہے، اگر زکوٰۃ کے مستحق ہوں۔ بلکہ ان کو زکوٰۃ دینے سے دوہرا

Marfat.com

ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ: جس کے پاس اتنا مال یا ضرورت سے زیادہ اتنا سامان ہو جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کا ہو سکتا ہے، تو اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں، اور جس کی مالی حیثیت اس سے کم ہو اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں بہت سی عورتیں بیوہ ہوتی ہیں مگر ان کے پاس اتنا زیور ہوتا ہے، جس پر شریعت میں زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی۔

مسئلہ: زکوٰۃ کی نیت کیے بغیر روپیہ دے دیا تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی، وہ نفلی صدقہ ہوا۔ ایسا ہو جائے تو پھر سے زکوٰۃ دیوے۔

ضروری تنبیہ زکوٰۃ کا حساب چاند سے ہے، یعنی مال ہونے پر جب چاند کے حساب سے بارہ ۱۲ ماہ گزر جاویں تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے، بہت سے لوگ انگریزی مہینوں سے زکوٰۃ کا حساب رکھتے ہیں۔ اس میں دس دن کی دیر تو ہر سال ہو ہی جاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ چھتیس سال میں ایک سال کی زکوٰۃ کم ہو جائے گی جو اپنے ذمّہ فرض رہے گی۔

ھدایت: ان مسئلوں کو کسی پڑھے ہوئے دیندار سے خوب سمجھ لو!

Marfat.com

نفلی صدقہ

زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے اور اس کا ادا کرنا سنت ضروری ہے۔ اور زکوٰۃ کے علاوہ دین کے طالبعلموں یتیموں، مسکینوں، بیواؤں، مسافروں، محتاجوں اور اپاہجوں پر خرچ کرنے کا بہت بڑا ثواب ہے۔ ثواب کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ جب آخرت میں ثواب دیا جائے گا اس وقت اس کی قیمت کا اندازہ ہو گا۔

جس قدر بھی ہو سکے اپنی ضرورتوں کو روک کر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مال خرچ کر کے اپنی آخرت سدھارو۔ اور اس مال کو مرنے کے بعد کام آنے کے لیے پہلے سے بھیج دو۔ ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے گھر والوں نے ایک بکری ذبح کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت کے بارے میں دریافت فرمایا کہ گوشت کیا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا (وہ تو سب صدقہ کر دیا گیا) بس اس کا دستؔ[1] باقی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، باقی وہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے دیا گیا۔ لہٰذا اصل بات یہ ہوئی کہ اس کے (اس) دست کے علاوہ سب باقی ہے۔ (اور جو ابھی ہمارے قبضے میں ہے وہ تو فنا ہونے والا ہے۔

جب کسی محتاج اور ضرورت مند کو دیکھو تو جو کچھ تھوڑا یا بہت میسر ہو

---

[1] ہاتھ

Marfat.com

فوراً خرچ کر دو، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دوزخ سے بچو، چاہے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات کر دو، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک سائل آیا تو انہوں نے اس کو صرف انگور کا ایک دانہ دے دیا[1]، ایک مرتبہ ان کے پاس ایک عورت آئی، جس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں۔ اس نے سوال کیا، حضرت عائشہ کے پاس ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ انہوں نے اس کو وہی دے دی اس عورت نے اس کے دو ٹکڑے کر کے اپنی بچیوں کو دے دیئے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلاشبہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے اور بری موت[2] کو دفع کرتا ہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ بلا آنے سے پہلے صدقہ کرنے میں جلدی کرو، کیونکہ بلا صدقہ کو پھاند کر نہیں آ سکتی۔

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے انسان تو

---

[1] موطا امام مالک رح

[2] بری موت سے مراد ہے وہ موت جو ایمان کے ساتھ نہ ہو یا اچانک آجاوے جس کی وجہ سے وصیت وغیرہ نہ کر سکے یا موت کی گھبراہٹ میں برے کلمات زبان سے نکل جائیں۔

Marfat.com

دوسروں پر خرچ کریں تجھ پر خرچ کرے گا۔ یہ بھی حدیث شریف میں ہے
کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ خرچ کر اور گن گن کر مت رکھ، ورنہ
اللہ تعالیٰ بھی گن گن کر دیں گے۔ (یعنی بے حساب بہت سا نہیں ملے گا)
اور بند کر کے مت رکھ ورنہ اللہ تعالیٰ بھی داد و دہش بند کر دے گا۔ ذرا سا بھی
جس قدر ممکن ہو سکے خرچ کر۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا
کا بیان ہے، کہ میں ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ عید کے موقع پر تھا۔ آپ نے عید کی نماز پڑھائی اسکے بعد خطبہ دیا
پھر عورتوں کے پاس جا کر وعظ فرمایا اور ان کو نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا
حکم دیا، عورتوں پر ایسا اثر ہوا کہ اپنے ہاتھوں سے کانوں اور گلوں سے زیور
اتار اتار کر دے دیئے۔ اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے
وہ جمع کرتے رہے۔ اس کے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ اور اس صدقہ
کے مال سے ضرورت مندوں پر خرچ کیا۔ خیر خیرات کرنے میں ایسے
موقع کا خاص دھیان رکھو۔ جس کا ثواب مرنے کے بعد بھی جاری رہے
جسے صدقہ جاریہ کہتے ہیں، حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہ مومن کو اس کے عمل سے اور نیکیوں سے

Marfat.com

مرنے کے بعد جو ملتا ہے۔ وہ علم ہے۔ جس کا وہ عالم ہوا اور اسے وہ پھیلا گیا۔ نیک اولاد چھوڑ گیا یا قرآن شریف اس کے ترکہ سے کسی کو مل گیا یا مسجد یا مسافر خانہ تعمیر کر گیا یا نہر جاری کر گیا اپنے مال سے (اور کوئی) ایسا صدقہ اپنی زندگی میں کر گیا جو مرنے کے بعد اسے پہنچتا رہے مثلاً کوئی دینی مدرسہ بنا دیا یا کسی مدرسہ کو قرآن شریف یا دینی کتابیں وقف کر دیں، وغیرہ وغیرہ۔

صدقہ سے مال بڑھتا ہے کم نہیں ہوتا جو ہو سکے زندگی میں کر گزرو دم نکلتے ہی سب دوسروں کا ہو جائے گا، موت کے وقت یہ کہنا کہ فلاں کو اتنا دو فلاں کو اتنا دو۔ اس میں بھی ثواب ہے، مگر خاص فضیلت نہیں ہے۔ کیونکہ اب تو تمہارا رہا ہی نہیں، دو چار منٹ میں دوسروں کا خود ہی ہو جائے گا۔

Marfat.com

چوتھا سبق

حج بیتُ اللہ

حج اسلام کا چوتھا رکن ہے اور اسلام میں حج کی بڑی اہمیت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو واقعی مجبوری نے یا ظالم بادشاہ نے یا سفر سے روکنے والے مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا تو اس کو چاہیے کہ وہ یہودی ہونے کی حالت میں مرجا دے اور چاہے تو نصرانی ہونے کی صورت میں مرجا دے بہت سے مردوں اور عورتوں پر حج فرض ہوتا ہے۔ لیکن پیسے کی محبت میں اور دنیا کے پھندوں میں پھنس کر حج نہیں کرتے اور بغیر حج کیے مرجاتے ہیں۔ دیکھو ایسے لوگوں کے لیے کیسی سخت وعید فرمائی اور بہت سے لوگ حج کو جانا چاہتے ہیں۔ مگر اس سال اور اگلے سال کے پھیر میں برسوں لگا دیتے ہیں یہ لوگ بھی بہت برا کرتے ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جسے حج کرنا ہو جلدی کرے!! موت کی کیا خبر کہ کب سر پر آکھڑی ہو، حج فرض ہوتے ہی اسی سال حج کو روانہ ہو جاؤ۔

Marfat.com

حج کی فضیلت

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے لیے حج کیا جس میں گندی باتیں نہ کیں اور گناہ نہ کیے وہ ایسا واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے آج ہی جنا ہے۔ (یعنی بچہ کی طرح بے گناہ ہو جائے گا) اور یہ بھی ارشاد ہے کہ نیکی سے بھرے ہوئے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں، نیکی سے بھرے ہوئے حج ہے جو ریا اور شہرت اور شیخی کے لیے نہ کیا جاوے بلکہ صرف اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے ہو اور اس حج میں گندی باتیں نہ کی جاویں گناہوں سے پرہیز ہو اور جس میں لڑائی جھگڑا نہ کیا ہو۔

حج کی طرح عمرہ بھی ایک عبادت ہے، وہ بھی مکہ شریف میں ہوتا ہے۔ اور اس میں حج کی طرح چند کام کرنے پڑتے ہیں، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ کو جانے والے اللہ تعالےٰ کے مہمان ہیں۔ (ان کا بڑا مرتبہ ہے کہ) اگر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ تو وہ قبول کرے۔ اور اس سے مغفرت طلب کریں تو بخش دیوے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ حج اور عمرہ تنگدستی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی خرابی کو دور کر دیتی ہے حج کس پر فرض ہے؟ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ اتنا خرچ ہو کہ سواری پر درمیانہ گزارے کے ساتھ

Marfat.com

کھاتے پیتے مکہ شریف تک جاکر اور حج کرکے آجاوے، اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کے پاس صرف اتنا خرچ ہے کہ مکّہ شریف جاکر سواری پر آنا جانا ہو سکتا ہے مگر مدینہ منورہ تک پہنچنے کا خرچ نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہے۔

مسئلہ: حج عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔ اگر کئی حج کیے تو ایک فرض، باقی سب نفل ہوں گے، نفلی حج کا بڑا ثواب ہے۔

مسئلہ: لڑکپن میں ماں باپ کے ساتھ اگر کسی نے حج کر لیا ہو وہ نفلی حج ہے۔ اگر مالدار ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے

مسئلہ: حج کرنے کے لیے عورت کے ساتھ اس کے شوہر یا کسی اور محرم کا ہونا ضروری ہے۔ محرم اس کو کہتے ہیں، جس سے کبھی نکاح درست نہ ہو، جیسے باپ، بھائی، حقیقی ماموں وغیرہ، محرم کا بالغ ہونا ضروری ہے۔ نابالغ یا ایسے بددین محرم کے ساتھ جانا درست نہیں جس پر اعتماد نہ ہو۔

مسئلہ: جب عورت کے پاس مال ہو اور اس کو محرم بھی مل جاوے تو حج کے لیے چلی جاوے، فرض حج سے شوہر کا روکنا درست نہیں، اگر شوہر

Marfat.com

روکے تب بھی چلی جاوے۔

مسئلہ: عورت کو جو اس کا محرم حج کرانے کے لیے لے جاوے اس کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہے۔ ہاں اگر وہ محرم خود نہ جائے، مثلاً اس پر بھی حج فرض ہو۔ اور اپنے حج کے لیے جا رہا ہو تو اخراجات اسے وہ نہ لیوے تو دنیا ضروری نہیں۔

مسئلہ: اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے ساتھ عورت حج کا سفر کرتی تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہو گا لیکن مرتے وقت وارثوں کو یہ وصیت کرنا واجب ہے۔ کہ میری طرف سے حج بدل کرا دینا، مرنے کے بعد وارث کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیج دیں کہ وہ جا کر اس کی طرف سے حج کرا دے، ایسا کرنے سے اس بیچاری کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔

زیارتِ مدینہ منورہ

حج کے بعد یا پہلے حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کے لیے مدینہ شریف ضرور جاوے۔ ارشاد فرمایا

Marfat.com

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ لہٰذا حج کرنے جاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کی زیارت کے لیے مدینہ منورہ بھی ضرور پہنچو۔

حج کے مسئلے تفصیل سے دیکھنا ہوں تو یہ کتابیں پڑھو۔

معلم الحجاج ، الحج المبرور ، زبدۃ المناسک

رفیق حج ، زیارت الحرمین اور جو کوئی کتاب معتبر مل جاوے۔

Marfat.com

پانچواں سبق

رمضان شریف کے روزے

رمضان شریف کے روزے ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ اسلام کے پانچوں ارکان جن پر اسلام کی بنیاد ہے ان میں رمضان شریف کے روزے رکھنا بھی ہے۔ بہت سے مرد اور عورت بیڑی و سگریٹ یا پان کھانے کی عادت ہونے کی وجہ سے یا بھوک و پیاس سے تو بچتے ہیں مگر قبر اور حشر کی سختیوں اور دوزخ کی بھوک پیاس اور دوسرے عذابوں سے بچنے کی فکر نہیں کرتے۔ خدا کی نافرمانی کی وجہ سے مرنے کے بعد جو عذاب ہوں گے ان کے سامنے چند گھنٹے کی بھوک و پیاس سے اور پان بیڑی سگریٹ کی طلب کو دبا کر جو ذرا سی تکلیف ہوتی ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

ارشاد فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ قرآن شریف اور روزے بندے کے لیے (خداوند کریم سے) سفارش کریں گے (کہ پروردگار تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما) روزہ کہے گا اے رب

Marfat.com

میں نے اس کو دن میں کھانے سے اور نفس کی خواہشوں سے روک دیا تھا۔ لہٰذا میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور قرآن کہے گا اے رب (اس نے مجھے رات کو نماز میں کھڑے ہو کر پڑھا اور) میں نے اس کو رات کو سونے سے روک دیا لہٰذا اس کے حق میں آپ میری سفارش قبول فرمائیے۔ الحاصل دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ روزہ دار کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی اس وقت حاصل ہوتی ہے، جب کہ افطار کرتا ہے۔ دوسری خوشی اس وقت حاصل ہوگی جبکہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔ لہٰذا تم پابندی کے ساتھ رمضان شریف کے روزے رکھا کرو اور رمضان کا روزہ ہرگز نہ چھوڑو سخت بیماری یا لمبی مسافرت کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو جلدی اس کی قضا رکھو لو ہر چیز کا موسم اور سیزن ہوتا ہے۔ موقعہ موقعہ سے ہر چیز کی قیمت بڑھتی رہتی ہے۔ رمضان شریف کے روزوں کی اتنی بڑی عظمت اور قیمت ہے کہ اس کے بارے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بغیر کسی شرعی اجازت یا بغیر کسی

Marfat.com

ایسے مرض کے جس میں بعد میں رکھنے کی نیت سے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا۔ اگر ساری عمر اس کے بدلہ روزہ رکھے، تب بھی اس کا بدل نہیں ہو سکتا اگرچہ قضا رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی، مگر مرتبہ کے اعتبار سے وہ بات کہاں جو رمضان کا روزہ رکھ کر حاصل ہوتی ہے۔

رمضان شریف کا مہینہ بہت مبارک ہے، حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس مہینہ میں ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے ثواب کے برابر ملتا ہے۔ اور نفل کام کا ثواب فرض کام کے ثواب کے برابر ملتا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں، رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس ماہ میں خصوصیت کے ساتھ فرض نماز کی پابندی کرتے ہوئے نفل نماز اور تلاوت قرآن شریف زیادہ سے زیادہ کرو اور رات کو تراویح پڑھو، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زیادہ پڑھنا، استغفار بہت زیادہ پڑھنا، جنت کا سوال اور دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگنا ان باتوں کا خاص خیال رکھو اور عمل کرو، بہت سی عورتیں سمجھتی ہیں کہ تراویح کی نماز صرف مردوں کے لیے ہے۔ عورتوں کے لیے نہیں، یہ بالکل غلط ہے، مرد، عورت، سب کو پڑھنا ضروری ہے۔ اس مبارک مہینہ میں سخاوت بہت کرو، محتاجوں کو خوب دو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ

Marfat.com

نوکروں کو کام ہلکادو اور روزہ دار کا روزہ افطار کرایا کرو۔

اس مہینہ میں شبقدر بھی ہوتی ہے۔ اس رات میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹ ان تاریخوں سے پہلے جو راتیں ہیں ان میں بھی رات بھر خوب عبادت کرو۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی شب قدر ہوتی ہے۔ اور آخرت کا نفع زیادہ کمانے کے لیے اعتکاف کرنا بھی بڑے ثواب کا کام ہے۔

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج چھپنے سے پہلے اعتکاف میں بیٹھ جاوے اور عید کا چاند نظر آجاوے تو اعتکاف کی جگہ سے نکل آوے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کے لیے ان نیکیوں کے کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے جو بے اعتکاف والے چل پھر کر کرتے ہیں۔

مسئلہ: مردوں کو ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا درست ہے، جس میں پانچوں وقت جماعت سے نماز ہوتی ہو۔ اور عورت اپنے گھر کی مسجد میں یعنی اس جگہ اعتکاف کرے جو گھر میں نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہو۔ اگر کوئی جگہ مقرر نہ ہو تو گھر کے کسی کونے کو مسجد مقرر کر کے اعتکاف کے لیے بیٹھ جاوے، یہ بڑے ثواب کا کام ہے اور عورتوں کے لیے بہت سہل ہے۔ کہ اپنی اعتکاف کی جگہ بیٹھی تلاوت بھی کرتی رہیں اور وہیں بیٹھے

Marfat.com

ہوئے لڑکیوں اور نوکرانیوں کو گھر کا کام کاج بھی بتاتی رہیں، اس قدر آسانی ہونے پر بھی عورتیں اتنی بڑی نیکی سے محروم رہتی ہیں۔

مسئلہ: اعتکاف کی جگہ سے پیشاب پاخانہ کے لیے نکلنا درست ہے کھانے پینے کی چیزیں اسی جگہ منگا کر کھالیوے اور ہر وقت اسی جگہ رہے اور اسی جگہ سوئے اور نفلوں میں اور تلاوت میں اور تسبیحوں میں لگی رہے۔

مسئلہ: یہ جو مشہور ہے کہ اعتکاف میں کسی سے بات کرنا درست نہیں یہ غلط ہے۔ بلکہ اسی جگہ بیٹھے بیٹھے بات کرنا، گھر کا کام کاج بتانا بھی درست ہے۔

مسئلہ: اعتکاف میں اگر ہر مہینہ والی عورتوں کی مجبوری شروع ہو جاوے تو اعتکاف چھوڑ دے اور بعد میں خاص اسی دن کے اعتکاف کی قضا کر لیوے جس روز سے یہ مجبوری شروع ہوئی۔

مسئلہ: قضا اعتکاف کے لیے روزہ رکھنا بھی ضروری ہے۔

نفلی روزوں کا بڑا ثواب ہے۔ عید کے دن کا روزہ اور بقرعید کی دسویں۔ گیارھویں۔ بارھویں۔ تیرھویں۔ تاریخ کے روزے رکھنا حرام ہیں ان کے علاوہ سال بھر میں جتنے چاہے نفلی روزے رکھے اور خوب

Marfat.com

ب کمادے، مگر یہ مسئلہ یاد رکھو کہ اگر شوہر گھر پر ہو تو اس کی اجازت کے
نفلی روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔ بہت سی عورتیں اس مسئلہ کا
ال نہیں کرتیں۔

ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھنا بہت ثواب ہے، حضرت رسول
قبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان دونوں دنوں میں اعمال اللہ کے
امنے پیش ہوتے ہیں۔ لہٰذا میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل
س حال میں پیش ہو کہ میرا روزہ ہو اور رمضان شریف کے روزے
لھ کر عید کے مہینے میں چھ روزے رکھ لینے سے پورے سال کے
وزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔

حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ بقر عید کی اوّل تاریخ سے ۹ تاریخ
ک روزے رکھنے سے ہر روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے
ابر ہے۔ اور بقر عید کی خاص نویں تاریخ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ
لیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ سے پکی امید رکھتا ہوں کہ اس
وزے کی وجہ سے ایک سال پہلے کے ایک سال بعد کے گناہوں کا
فارہ فرمادیں گے، اور محرم کی دسویں تاریخ کے بارے میں فرمایا کہ اس
روزے کے متعلق اللہ تعالیٰ سے پکی امید رکھتا ہوں کہ اس کی وجہ سے
یک سال پہلے کے گناہ معاف فرمادیں گے (اس سے چھوٹے) گناہ

Marfat.com

مراد ہیں اور وہی زیادہ ہوتے ہیں۔ ذراسی بھوک و پیاس برداشت کرنے
اتنا انعام، اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی رحمت ہے؟

شب برات کے متعلق حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب شب برات
کے مہینہ کی پندرھویں رات ہو، تو نفل نمازیں کھڑے رہو اور صبح کو روزہ
چاند کی ہر تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزہ رکھنے کی بڑی فضیلت
آئی ہے۔ ہم نے نفل روزوں کی فضیلتیں لکھ دی ہیں، جس سے جتنا ہو سکے
اور جتنی ہمت کر سکے عمل کرے۔

تنبیہ: ہر مہینہ کی عورتوں والی مجبوری کی وجہ سے جو رمضان شریف کے
روزے چھوٹ جاتے ہیں۔ ان کو جلد سے جلد قضا رکھ لو، بہت سی عورتیں
اس میں سستی کرتی ہیں۔ پھر کئی سال ملا کر بہت سے روزے جمع ہو جاتے
ہیں، تو پھر قضا رکھنے کی ہمت نہیں پڑتی اور موت آگھیرتی ہے گنہگار
مرتی ہیں۔

تنبیہ: فرض روزہ ہو یا نفل، ہر صورت میں روزہ کی عزت کرو۔ یعنی روزہ
رکھ کر غیبت، جھوٹ، چغلی، گالی دینے اور نامحرم کو دیکھنے سے پرہیز کرو
اور ہر گناہ سے بچو۔ یوں تو ہر گناہ ہر حال میں بُرا اور برباد کرنے والا ہے
مگر روزے کی حالت میں گناہ کرنے سے روزے کی برکت اور رونق اور
اس کا فائدہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور ثواب بھی گھٹ جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے روزے دار ایسے ہوتے ہیں جن کو بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا کیونکہ وہ روزہ کا فائدہ اور ثواب، غیبت، جھوٹ، چغلی اور گناہوں میں پڑکر کھو دیتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی باتوں اور خراب کاموں کو نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

مسئلہ: روزے میں مسواک کرنا، سرمہ اور تیل لگانا درست ہے۔

مسئلہ: اگر رات کو غسل فرض ہو جائے اور صبح ہونے سے پہلے غسل نہ کر سکو تو اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لو، صبح ہونے پر یا سورج نکلنے پر غسل کر لینا چاہیئے۔

مسئلہ: اگر کسی پر غسل فرض ہو اور اس نے روزہ کی نیت کر لی اور روزہ رکھ لیا اور دن بھر غسل نہ کیا اور نہ نماز پڑھی تب بھی روزہ ہو جائے گا۔ روزہ چھوڑنے کا گناہ نہ ہو گا البتہ نماز چھوڑنے کا گناہ ہو گا۔

Marfat.com

چھٹا سبق

تعلیم و تعلّم

یعنی دین سیکھنا اور سکھانا

یہ تو سب جانتے ہیں. کہ عمل بغیر علم کے نہیں ہو سکتا اور جب بندہ نے کلمہ طیبہ کا اقرار کر لیا اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کا پابند بنا دیا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کر لیا تو اب اس کے ذمہ یہ لازم ہو گیا ہے کہ اس کے دین یعنی اسلام کے عقیدوں اور حکموں کو سیکھے اور معلوم کرے. ایسے آدمی کے پاس اٹھنا بیٹھنا رکھے جو اسلام کو خوب جانتے ہیں. آج کل بڑے بڑے اسکول اور کالج کھل گئے ہیں. اور ان میں دنیا بھر کی باتیں سکھائی اور پڑھائی جاتی ہیں. اور طرح طرح کی ریسرچ کرائی جاتی ہے. مگر ان معلومات سے آدمی کو نہ اللہ سے تعلق پیدا ہوتا ہے. نہ مرنے کے بعد پیش آنے والے حالات معلوم ہوتے ہیں نہ وہاں کی تیاری کی فکر ہوتی ہے. بیس بیس سال پڑھ لیتے ہیں

Marfat.com

مگر دعائے قنوت اور الحمد شریف بھی یاد نہیں ہوتی، اور کیسے یاد ہو جبکہ اسکولوں اور کالجوں کی اصلی غرض و غائت دینی تعلیم نہیں ہے۔

جب کسی نے دین نہ سیکھا اور اس کے علاوہ سارا دنیا کی باتیں سیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ علم فائدہ مند نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی علم پسند ہے۔ جو خدا تک پہنچائے اور انسان کو خدا کے حکموں پر چلائے اور جس سے آخرت کی زندگی درست ہو جائے۔

دین کا اتنا علم حاصل کرنا جس سے اپنا عمل درست ہو سکے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ، حج آپس کے معاملات رہن سہن، کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے اور ان کے علاوہ زندگی کی تمام حالتوں کے حکموں کو معلوم کرو جو قرآن شریف و حدیث میں بتلائے گئے ہیں۔ بہت سے مرد اور عورت بچپن میں دین سیکھتے نہیں اور بڑے ہو کر لحاظ کی وجہ سے نہیں پوچھتے اور عمر بھر جاہل رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف چلتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھا کر دین سیکھنے پر آمادہ کرو اور خود بھی سیکھو۔

جن کی عمریں بڑی ہو گئیں ان کے دین سیکھنے اور سکھانے کی ترکیب یہ ہے کہ روزانہ ورنہ کم از کم ہفتہ میں ایک روز مقرر کر کے وقت کی پابندی کے ساتھ کسی مقرر مکان میں پردے کے اہتمام کے ساتھ گھر سے

Marfat.com

آکر جمع ہوں اور ایک دوسرے کو سیکھنے اور سکھانے میں لگ جایا کریں، زبانی تعلیم بھی کریں اور کتابی تعلیم بھی۔

زبانی تعلیم یہ ہے کہ جس کو کلمہ یاد نہ ہو اس کو کلمہ یاد کرا دیں، جسے نماز یاد نہ ہو تو اسے نماز سکھا دیں بار بار کہلا دیں اور جسے یاد ہو وہ انجان کو حقیر نہ سمجھے نہ اپنی فضیلت جتا دے نہ ایسے انداز میں بات کرے جس سے کسی کا دل دکھے۔ آپس میں نماز اور وضو کے فرضوں، سنتوں کا ذکر چھیڑیں پوچھ گچھ کریں جسے معلوم نہ ہو بتا دیں۔ دین پر چلنے کی تاکید کریں، خدا کا خوف دلوں میں بٹھائیں، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و بزرگان دین کے قصے سنائیں۔

کتابی تعلیم یہ ہے کہ دینی کتابوں میں سے کوئی کتاب لے کر پڑھی جاوے ایک کتاب پڑھے اور باقی سب غور و فکر کے ساتھ سنیں۔ بات سنتے ہی عمل شروع کر دیں۔ کتابیں بہت سی چھپ گئی ہیں، ہم چند کتابوں کے نام لکھتے ہیں ان کو منگا کر سنو اور پڑھو اور سب کو سناؤ اور خوب سمجھا کر آگے دوسرا مضمون شروع کرو۔

(۱) نصائح نبوی (۲) مسلمان بیوی (۳) رسول اللہؐ کی بیویاںؓ
(۴) رسول اللہؐ کی صاحبزادیاں (۵) حکایات صحابہؓ (۶) سیرت خاتم الانبیاء
(۷) رحمت عالم (۸) تبلیغ دین (۹) بہترین جہیز (۱۰) تعلیم الدین

Marfat.com

(۱۱) فضائل نماز (۱۲) فضائل تبلیغ (۱۳) فضائل صدقات (دونوں حصے) (۱۴) فضائل حج (۱۵) فضائل قرآن مجید (۱۶) خدا کا ذکر (۱۷) حیات المسلمین (۱۸) آداب المعاشرت (۱۹) اغلاط العوام (۲۰) اکرام المسلمین (۲۱) احوال جہنم (۲۲) احوال برزخ (۲۳) فضائل رمضان (۲۴) جنت کی نعمتیں (۲۵) دوزخ کا کھٹکا (۲۶) جنت کی کنجی (۲۷) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں (۲۸) ارکان اسلام (۲۹) اسلام کیا ہے (۳۰) سیر الصحابیات (۳۱) اصلاح الرسوم (۳۲) اصلاح معاشرت (۳۳) مسنون دعائیں (۳۴) فروغ الایمان (۳۵) معارف الحدیث (پانچوں جلدیں) (۳۶) کسب حلال وادائے حقوق (۳۷) فضائل صلوٰۃ وسلام (۳۸) جزاء الاعمال (۳۹) اخلاصِ نیت (۴۰) اسوۂ صحابیات (۴۱) فضائل اعمال (۴۲) موت کا منظر مع مرنے کے بعد کیا ہوگا (۴۳) بہشتی زیور، نیز — تفسیر بیان القرآن، تفسیر ابن کثیر، بخاری مسلم، ترمذی ابوداود، نسائی، ابن ماجہ مترجم، سیرۃ النبی، تاریخ اسلام، رحمۃ للعالمین غنیۃ الطالبین، فتوح الغیب، قصص القرآن فیوض یزدانی، کشف المحجوب وغیرہ۔

Marfat.com

ساتواں سبق

بچوں کی تعلیم و تربیت

بچوں کی تعلیم و تربیت یعنی اُن کو دین کا علم سکھانے اور دین کا عمل کر کے دکھانے اور عمل کا شوق پیدا کرنے کا سب سے پہلا مدرسہ ان کا اپنا گھر اور ماں باپ کی گود ہے۔ ماں باپ، عزیز و قریب، بچوں کو جس سانچے میں چاہیں ڈھال سکتے ہیں۔ اور جس رنگ میں چاہیں رنگ سکتے ہیں۔ بچہ کا سنوار اور بگاڑ دونوں گھر سے چلتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے اصلی ذمہ دار ماں باپ ہی ہیں۔ بچپن میں ماں باپ ان کو جس راستہ پر ڈال دیں گے اور جو طریقہ بھلا یا برا سکھا دیں گے وہی ان کی ساری زندگی کی بنیاد بن جائے گا۔

آج کل ماں باپ اپنی اولاد کو دنیا حاصل ہونے والا علم سینکڑوں اور ہزاروں روپے خرچ کر کے سکھاتے ہیں۔ اور بعض لوگ کوئی دوسرا ہنر سیکھنے کے لیے کسی کارخانہ میں بچہ کو پہنچا دیتے ہیں۔ مگر دینی باتوں اور دینی عقیدوں اور دینی طریقوں کے سکھانے کو ضروری نہیں

Marfat.com

سمجھتے، اگر کسی نے بہت ہی دینداری کا خیال کیا تو ذرا سی کوئی بات سکھا
یا چھوٹے سے مکتب میں ایک دو برس پڑھوا کر آگے دنیا کمانے میں
لا دیا اور دین کی بہت سی ضروری باتوں سے محروم کر دیا۔ بچہ کے دل میں خدا
کا خوف، خدا کی یاد۔ خدا کی محبت۔ اور آخرت کی فکر اور اسلام کے حکموں
کے سیکھنے اور اسی کو زندگی کا مقصد بنا لینے کا جذبہ پیدا ہو جانے کی پوری
پوری کوشش کرنی چاہیے اس کو نیک عالموں اور حافظوں کی صحبت
میں دین کی تعلیم دلاؤ، قرآن شریف حفظ کراؤ۔ قرآن و حدیث کے معنی
اور مطلب سمجھنے کے لیے عربی پڑھاؤ۔ اپنی اولاد کو نماز کی پابندی حلال کمائی
عبادت الٰہی، خدا کی یاد، قرآن مجید کی تلاوت، حرام سے پرہیز، امانت
داری، حیا و شرم، سخاوت، صبر، شکر، حلم، بندوں کے حقوق کی
ادائیگی اور وعدہ کا پورا کرنا اور اسی طرح دوسرے اچھے
اخلاق سکھاؤ۔

اگر تمہارا لڑکا دین کے طریقے پر چل کر دوزخ سے بچ گیا اور دنیا
میں بھوکا رہا تو یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور اگر اس نے لاکھوں روپیہ
کمایا اور بڑی بلڈنگیں بنائیں مگر خدا سے دور رہ کر اور گناہوں میں
پڑ کر دوزخ مول لی تو دولت اور جائداد بیکار بلکہ اس کے لیے
وبال ہی وبال ہے۔

Marfat.com

عورتوں کی بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی اولاد کو دین دار بنا دیں اور
دوزخ سے بچا دیں، ہر بچہ ۹۔ ۱۰ سال تو اپنی ماں کے پاس ہی رہتا
ہے۔ اس عمر میں اسے دین کی باتیں سکھا دو اور دین دار بنا دو۔ اگر اولاد
دیندار ہو گی تو تمہارے لیے دعا کرے گی، اور جو علم تم نے سکھایا تھا اس
عمل کرے گی، تو تم کو بھی اجر و ثواب ملے گا، حضرت رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ جب انسان مرجاتا ہے، تو اس کے سب
کام ختم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا ثواب بھی ختم ہو جاتا ہے، سوائے تین
کاموں کے کہ ان کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ وہ تین کام یہ ہیں (۱) صدقہ
جاریہ جیسے دینی تعلیم کا مدرسہ قائم کیا یا مسجد بنوائی یا کوئی مسافر خانہ بنا دیا
(۲) وہ علم جس سے دینی نفع حاصل کیا جاتا ہو (۳) وہ نیک اولاد جو اس
کے لیے دعا کرتی ہو، اور ظاہر ہے کہ ماں باپ کے لیے دعا خیرات
وہی لوگ کرتے ہیں جو دیندار اور آخرت کے فکرمند ہوتے
ہیں،

دین کے پھیلانے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ کی عورتوں کا بڑا حصہ ہے۔ خود بھی اسلام پر عمل کرتی تھیں۔ اور
اپنی اولاد کو بھی دین پر چلاتی تھیں۔ اور اپنے لڑکوں کو دین کے لیے
جان دینے اور دین پر قربان ہونے کے لیے پرورش کرتی تھیں، ایک

Marfat.com

صحابی حضرت انسؓ تھے، ان کی والدہ نے ان کو سمجھا بجھا کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لگا دیا۔ اس وقت ان کی عمر چھوٹی تھی، دس برس انہوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور بہت بڑے عالم ہوئے۔

صحابی عورتوں میں دین سکھانے کے بڑے جذبے تھے اور ان کے بعد والی عورتوں میں بھی اسلام کی تعلیم کا رواج دینے اور اپنے عزیز بچوں کو دین سکھانے کا اس قدر خیال تھا کہ جب ان کے گھر سے ان کے بیٹے یا بھائی دین کا علم پڑھنے کے لیے سفر کو جانے لگتے تو ان کی جدائی پر ذرا غم نہ کرتی تھیں، اور ان کے خرچ کے لیے اپنا زیور تک دے دیتی تھیں۔

امام بخاریؒ کو تو سب جانتے ہیں، حدیث کے بہت بڑے عالم تھے جب انہوں نے علم حاصل کرنے کے لیے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی والدہ اور بہن نے خرچ کی ذمہ داری لی۔

اور ایک بہت بڑے عالم قاضی زادہ رومی گزرے ہیں جب انہوں نے علم حاصل کرنے کے لیے سفر کا ارادہ کیا تو ان کی بہن نے اپنا بہت سا زیور ان کے سامان میں چھپا کر رکھ دیا۔

اور ایک بڑے عالم امام ربیعہ گزرے ہیں، ان کے باپ ایک اسلامی حکومت کی فوج میں ملازم تھے، اس زمانے میں مسلمانوں کی فوجیں اسلام

Marfat.com

کو بلند کرنے کے لیے دشمنوں سے لڑا کرتی تھیں، امام ربیعہ کے والد بادشاہی حکم سے بہت سی لڑائیوں پر بھیج دیئے گئے، اس وقت امام ربیعہ ماں کے پیٹ میں تھے، چلتے وقت ان کے والد نے اپنی بیوی کو تیس ہزار سونے کی اشرفیاں خرچ میں لانے کے لیے دی تھیں، خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ان کو لڑائیوں میں ستائیس برس لگ گئے اور پیچھے ہی بچہ پیدا ہوا اور اس نے حدیثوں کا علم حاصل کیا اور پھر حدیثیں پڑھانے کا استاد بن گیا، وہ تیس ہزار اشرفیاں ماں نے اپنے بچہ کو تعلیم دلانے پر خرچ کردیں۔ اب جو ستائیس برس کے بعد امام ربیعہؒ کے والد گھر لوٹے تو بیوی سے پوچھا کہ ان اشرفیوں کا کیا ہوا؟ بیوی نے کہا حفاظت سے رکھی ہیں، پھر وہ جب مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ تو دیکھا کہ میرا بیٹا مسجد میں حدیثیں پڑھا رہا ہے، اور دنیا اس کی شاگرد بنی ہوئی ہے۔ یہ ماجرا دیکھ کر پھولے نہ سماتے، جب گھر میں آئے تو بیوی نے پوچھا کہ تیس ہزار اشرفیاں اچھی ہیں یا یہ نعمت بہتر ہے؟ کہنے لگے حدیثوں کے علم کے سامنے ان اشرفیوں کی کوئی حقیقت نہیں، شوہر کا یہ جواب سن کر کہنے لگیں کہ وہ اشرفیاں میں نے اس نعمت کے حاصل کرنے میں خرچ کر ڈالیں، شوہر نے نہایت خوش ہو کر کہا، خدا کی قسم تو نے ضائع نہیں کی ہیں۔

حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو اکثر مسلمان جانتے

Marfat.com

ں، انہوں نے جب کم عمری میں علم کے لیے سفر کرنے کا ارادہ کیا تو ان کی والدہ
جنہوں نے چالیس اشرفیاں ان کی اچکن کی آستین میں بغل کے پاس
س طرح سی دیں کہ وہ بغل میں چھپ گئیں. ان کے پاس صرف یہی اشرفیاں
تھیں اور کچھ بھی نہ تھا اور شوہر بھی زندہ نہ تھے ان کے دل میں دین کی بڑی
تھی، کم عمر بچہ کو دین سیکھنے کے لیے دور بھیجنے پر بھی دل کو راضی کر لیا اور
کچھ پاس تھا، یعنی چالیس اشرفیاں وہ بھی بچہ کو دے دیں اور اپنے لیے سوائے
ا کے نام کے کچھ بھی نہ رکھا۔

چلتے وقت بچہ کو خدا کے سپرد کیا اور یہ نصیحت کی کہ بیٹا جب بولو سچ بولو
ضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ کی نصیحت گرہ
دھ کر گھر سے نکلے اور ایک قافلہ کے ساتھ شہر بغداد کا رخ کیا، راستے میں
کو مل گئے، جنہوں نے قافلے کو لوٹ لیا اور سامان چھین لیا، ایک ڈاکو نے حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا سامان چھین لیا اور پھر پوچھا کہ تمہارے پاس
ر کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ چالیس اشرفیاں اور ہیں۔

یہ جواب ڈاکو نے سنا تو سمجھا کہ لڑکا مذاق کر رہا ہے، کہنے لگا، کیا مذاق
کرتے ہو؟ حضرت شیخؒ نے فرمایا میں مذاق نہیں کرتا۔ سچ کہتا ہوں، اس
کے بعد دوسرے ڈاکو سے سوال و جواب ہوا، اس نے بھی اوّل
ان کی بات کو مذاق سمجھا، پھر خیال آیا تو حضرت شیخؒ کو اپنے سردار

Marfat.com

کے پاس لے گیا ، سردار سے گفتگو ہوئی ، باتوں باتوں میں اس نے پوچھا کہ آپ کے پاس اشرفیاں کہاں ہیں ؟ حضرت شیخ نے فرمایا یہ آستین میں سلی ہوئی ہیں ، ڈاکوؤں کے سردار نے کہا تم عجیب آدمی ہو ، ایسی قیمتی چھپی ہوئی چیز کیوں بتاتے ہو ، حضرت شیخ نے فرمایا مسلمانوں کو ہمیشہ سچ بولنا چاہیے ، وہ کیا مسلمان جو جھوٹ بولے ! حضرت شیخ کا یہ کہنا تھا کہ اس سردار پر بہت اثر ہوا ، شرمندگی سے سر جھکا لیا ، اور پھر اپنے تمام آدمیوں کے ساتھ جو ڈاکہ ڈالنے میں اس کے ساتھی تھے ، حضرت شیخ کے ہاتھ پر بیعت ہوا اور گناہوں سے توبہ کی اور سارے قافلہ کا جو جو سامان لوٹا تھا واپس کر دیا ۔

دیکھا ! ایک بوڑھی ماں کی نصیحت کا اثر اور بچے کو دین پر ڈالنے کا نتیجہ کہ سب ڈاکوؤں نے لوٹ سے توبہ کر لی اور سارے قافلہ کا سامان مل گیا آگے چل کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے عالم اور ولی اور بزرگ ہوئے ، تمام امت ان کی بزرگی کی قائل ہے ۔

Marfat.com

نواں سبق

اَللّٰہ کا ذِکر

ذکرِ الٰہی کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان
ے اور اس کی یاد دل میں بسی رہے۔ جن بندوں نے ذکر کا نفع سمجھ لیا
ور جن کو اس کی فضیلتیں معلوم ہو گئی ہیں۔ وہ عمر کا ذرا سا حصّہ بھی خدا کی
سے خالی نہیں جانے دیتے ہیں، اللہ کا نام لینا اور اللہ کا ذکر کرنا بہت سی
ت رکھتا ہے۔ ایک صحابی رضؓ کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ نے
ت فرمائی کہ تیری زبان ہر وقت اللہ کی یاد میں تر رہے۔

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے چند عورتوں
صیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سُبحان اللہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور سُبحانَ المَلِکِ
لقُدُّوس پڑھتی رہا کرو اور انگلیوں پر پڑھا کرو۔ کیونکہ انگلیوں سے پوچھا
ئے گا۔ اور ان کو زبان دی جائے گی، اور غافل مت ہو جاؤ ورنہ رحمت
ے بھلا دی جاؤ گی۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ انسان کی ہر

Marfat.com

بات اس کے لیے وبال ہے۔ نفع کی چیز سوائے اس کے نہیں کہ کسی اچھی بات بتاوے یا برائی سے روکے یا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ مت بولا کرو، کیونکہ ذکر اللہ کے علاوہ زیادہ بولنے سے دل سخت ہو جاتا ہے اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور وہی ہے جس کا دل سخت ہو۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ہر وقت اللہ کا ذکر کرے، ہر آدمی اپنی فرصت اور مشغولیت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں جتنا بھی وقت گزارے تھوڑا ہے۔ مگر اتنا تو سب ہی کر سکتے ہیں کہ صبح شام سو سو مرتبہ تیسرا کلمہ اور درود شریف اور استغفار پڑھ لیا کریں۔

(۱) تیسرا کلمہ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

جونسا بھی پڑھنا چاہے اس کو یاد کرلے،
مثلاً یہ پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

(۳) استغفار: مثلاً یہ پڑھے:

Marfat.com

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ط

ان چیزوں کی بڑی فضیلتیں حدیثوں میں آئی ہیں، پہلی چیز یعنی تیسرے کلمہ کے متعلق، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جتنی چیزوں پر سورج نکلتا ہے۔ مجھے اس کلمہ کا ایک دفعہ پڑھ دینا، ان چیزوں سے زیادہ پیارا ہے۔ اور بھی اس کی بابت فضیلت آئی ہے اور درود شریف کے بارے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے اور دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دی جائیں گی اور اس کے دس گناہ اعمال نامہ سے کم کر دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے، سو سو مرتبہ صبح و شام پڑھنے کے علاوہ بھی جس قدر ہو سکے ان تینوں چیزوں میں لگے رہنا چاہیے، اور ان کے علاوہ تلاوت قرآن مجید میں اپنا وقت لگایا کرو، اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، کام کاج کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو سکتا ہے اور بڑے درجے حاصل ہو سکتے ہیں۔

تلاوت قرآن مجید کا بھی بڑا ثواب ہے۔ روزانہ وقت مقرر کر کے ایک پارہ، دو پارہ، آدھا پارہ کی تلاوت ضرور کیا کرو، حدیث شریف

Marfat.com

آیا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت کرنے سے ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اگر کسی نے ایک مرتبہ صرف الٓمّٓ کہا تو اس کو تیس نیکیاں مل گئیں،

بعض سُورتوں کی خاص فضیلتیں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کے پڑھنے سے تہائی قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور سورۃ قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ ایک مرتبہ پڑھنے سے چوتھائی قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اور جس نے یٰسٓ شریف ایک مرتبہ پڑھ لی اس کو دس مرتبہ پورا قرآن شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا، اگر کوئی صبح سورہ یٰسٓ شریف پڑھ لے تو شام تک اس کی حاجتیں پوری ہوں گی رات کو سورہ واقعہ پڑھنے سے کبھی فاقہ نہ ہو گا،

بہت سے آدمیوں اور خاص کر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ جہاں دو چار مل کر بیٹھیں، تیری میری برائی شروع کر دی، غیبت کر کے گناہ کماتی ہیں یہ بہت بڑا مرض ہے۔ اپنی کوئی مجلس اللہ کی یاد سے خالی نہ جانے دو، حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو

Marfat.com

گ کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر کیے بغیر کھڑے ہو گئے وہ ایسے ہیں جیسے
ردار گدھے کو کھانے سے اٹھے اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا سبب
نے گی، ہر وقت اللہ کا ذکر کرو، حدیثوں میں جو ہر وقت کی دعائیں آئی ہیں
ملا سوتے وقت کی دعا اور سو کر اٹھنے کی اور صبح و شام کی دعا، وضو کرتے
قت کی دعا، کھانے کے بعد کی دعا، کپڑا پہننے کی دعا اور چاند دیکھنے کی دُعا
ران کے علاوہ دوسرے وقتوں کی دُعائیں یاد کر کے دھیان سے پڑھا کرو
یسا کرنے سے ہر وقت اللہ کی یاد کی مشق ہو جائے گی۔ ایسی دُعائیں ہم نے
یک کتاب میں جمع کر دی ہیں جس کا نام مسنون دُعائیں ہیں[1]

مسئلہ: یہ جو مشہور ہے کہ زوال کے وقت اور سورج نکلتے اور سورج چھپتے وقت
قرآن شریف پڑھنا یا ذکر میں مشغول رہنا منع ہے۔ یہ غلط ہے، ہاں!
ان وقتوں میں نماز پڑھنے کی ممانعت ہے۔

مسئلہ: تیسرا کلمہ، پہلا کلمہ، درود شریف، استغفار بے وضو پڑھنا درست ہے
بلکہ جس پر غسل فرض ہو ان چیزوں کا پڑھنا اس کے لیے بھی درست ہے۔

مسئلہ: قرآن شریف بلا وضو زبانی پڑھنا درست ہے اور بلا وضو قرآن شریف
کا چھونا درست نہیں اور جس پر غسل فرض ہو اس کو نہ تو قرآن شریف پڑھنے
کی اجازت ہے۔ نہ قرآن شریف چھونے کی۔

---

[1] یہ کتاب اور دوسری جملہ اسلامی کتابیں مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور سے منگوائیں

Marfat.com

نواں سبق

حقوق العباد

بندوں کے حقوق کے بارے میں تاکید

جب آدمی دنیا میں آتا ہے تو چاہے مرد ہو یا عورت اسے دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر رہنا پڑتا ہے۔ اور شریعت کا حکم ہے کہ سب کے حقوق کا دھیان کرو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتائے ہیں۔ ایک دوسرے کی حق تلفی کرنے سے اور آگے یا پیچھے بے آبرو کرنے سے یا کسی کا پیسہ رکھ لینے سے قیامت میں بڑی مصیبت کا سامنا ہو گا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کر رکھا ہو کہ اس کی بے آبروئی کی ہو یا کسی اور قسم کی حق تلفی کی ہو گی آج ہی اس روز سے پہلے، جب کہ نہ اشرفی پاس ہو گی نہ روپیہ پاس ہو گا (حق ادا کر کے یا معافی مانگ کر) اس سے

Marfat.com

اپنی جان چھڑا لیو ے (یہاں صفائی نہ کی تو) اگر نیک عمل ہوں گے، تو (قیامت کے روز) ظلم کے برابر اسے دے دیئے جائیں گے، جس کی حق تلفی کی ہے۔ اس کی نیکیاں نہ ہونگی تو جس پر ظلم ہوا ہے اس کی برائیاں لے کر ظالم پر ڈال دی جائیں گی،

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا ہے کہ صرف روپیہ پیسہ رکھ لینا ہی ظلم نہیں بلکہ گالی دینا، تہمت لگانا، غیبت کرنا، بے جا مارنا، بے آبروئی کرنا بھی ظلم اور حق تلفی ہے۔ بہت سے لوگ اپنے کو دیندار سمجھتے ہیں، مگر ان چیزوں سے ذرا نہیں بچتے۔ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالےٰ اپنے حق کو توبہ اور استغفار کرنے سے معاف فرما دیتے ہیں مگر بندوں کی جو حق تلفی کی ہے، اور بندوں پر جو ظلم کیا ہے۔ اس کی معافی جب ہو گی جبکہ حق ادا کر دے یا اسی دنیا میں معافی مانگ لے،

حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ اگر انسان خدا کی ستر نافرمانیاں کر کے قیامت میں پہنچے تو یہ جرم اس سے بہت ہلکا ہے کہ کسی بندہ کا ایک حق لیکر میدان حشر میں جاوے، اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ وہ معاف کر سکتے ہیں۔ مگر یہ بندے عاجز اور بے چارے ہیں۔ قیامت میں بہت ہی بے بس ہوں گے اور ذرا ذرا سا سہارا تلاش کرتے ہوں گے،

لہٰذا حقوق العباد کا دھیان رکھنا اور ان سے پاک و صاف ہو کر

Marfat.com

رہنا ضروری ہے، کیونکہ بندے اپنی حاجت کی وجہ سے معاف نہیں کریں گے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے پوچھا کیا تم جانتے ہو مفلس یعنی غریب اور تنگ دست کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم تو اسے غریب سمجھتے ہیں، جس کے پاس روپیہ پیسہ اور مال نہ ہو۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقین جانو اصلی غریب میری امت میں وہ ہے جو قیامت کے روز نماز روزے اور زکوٰۃ کی پونجی لے کر آئے گا۔ اور اس حال میں بھی آئے گا کہ دنیا میں کسی کو گالی دی ہو گی اور کسی پر تہمت لگائی ہو گی اور کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا اور کسی کو (ناحق) مارا ہو گا، لہذا اس کی نیکیوں میں سے کچھ اس کو دلا دی جائیں گی اور کچھ اس کو دلا دی جائیں گی اگر حق ادا نہ ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو حق داروں کے گناہ لے کر حق تلف کرنے والے کے سر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

الغرض بندوں کے حقوق کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ بندوں کی حق تلفی سے یعنی کسی کی بے آبروئی کرنے، غیبت اور بہتان باندھنے، بے اجازت کوئی چیز لے لینے اور مقدمہ لڑ کر زمین، جائیداد دبا لینے یا رشوت یا سود

Marfat.com

لینے یا قرض لیکر رکھ لینے یا امانت میں خیانت کرنے یا یتیم کا مال کھانے

ا مسجد یا مدرسہ کی وقف آمدنی اپنے کام میں لانے یا کسی کا حق مارنے اور

ہر طرح کے ظلم و حق تلفی سے بچو اور سب کو بچاؤ،

اپنے بچوں کو بھی یہ باتیں خاص طور سے سمجھا دو جن کا ہم نے اس سبق

میں ذکر کیا ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ لوگوں میں آخرت کی فکر نہیں ہے اور

بد دینی کی فضا ہے۔ اس لیے کسی پر ظلم کرنے یا کسی کا حق ضائع کرنے سے

نہیں بچتے ہیں۔ اللہ ہم کو ان میں سے نہ کرے، آمین

مسئلہ:
اگر کسی کا تم پر کوئی حق تھا اور اس کی وفات ہو گئی تو اس کے وارثوں

کو اس کا حق پہنچا دو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنا حق قرض وغیرہ بھول گیا جو اس کا تمہارے ذمہ

ہے، یا یاد تو ہے، مگر دباؤ یا لحاظ سے نہیں مانگتا تو اس کو دبا لینا درست

نہیں، خود ادا کر دو، اگر دور ہے تو ڈاک کے ذریعہ یا کسی آدمی کے ذریعہ

پہنچا دو۔

Marfat.com

دسواں سبق

خدمتِ خلق وراحت رسانی

پچھلے سبق میں ان حقوق کے بارے میں ہم نے توجہ دلائی ہے۔ جن کی ادائیگی فرض اور سخت ضروری ہے۔ اور جن کے تلف کرنے پر اپنی نیکیاں دوسروں کو مل جانے کا قانون حدیثوں میں آیا ہے۔ اب اس سبق میں ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ خدا کی ساری مخلوق کی خدمت بڑے مرتبہ اور ثواب کا کام ہے، جو حقوق ہم پر فرض ہیں۔ ان کے علاوہ بھی جہاں تک ہو سکے جان اور مال سے سب کی خدمت کرو۔ سب کے آرام اور راحت کا خیال کرو، کسی کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔ سب کے ساتھ عاجزی سے پیش آؤ۔ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرو، محتاج کی مدد کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ۔ ننگے کو کپڑا دو، راستے سے تکلیف دینے والی چیزوں کو ہٹا دو، معمولی سی چیزوں کے خرچ سے کبھی ہاتھ نہ روکو، مثلاً آگ، نمک۔ دیا سلائی، سوئی دھاگہ وغیرہ

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کا سب سے پیارا بندہ وہ ہے۔ جو اس کے کنبہ کے

Marfat.com

ساتھ اچھی طرح پیش آوے،

اچھی طرح پیش آنے میں سب باتیں آگئیں، دینداری کی بات یہ ہے کہ جس جس سے واسطہ پڑتا رہے، اس وقت کے مناسب جو بہترین برتاؤ ہو۔ اسی طرح اس کے ساتھ پیش آئے، بعض چیزیں ہم لکھتے ہیں،

۱۔ جو اپنے لیے پسند کرو وہی سب کے لیے پسند کرو۔

۲۔ جب کسی مجلس میں پہنچو تو دو آدمیوں کے درمیان بغیر ان کی اجازت کے نہ بیٹھو اور گردنوں سے کود کر مت آجاؤ۔

۳۔ بغیر اجازت کسی کے گھر میں مت داخل ہو جاؤ اور داخلہ کی اجازت ملنے سے پہلے اس کے گھر میں بھی نظر نہ ڈالو۔

۴۔ سب کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، سختی سے جواب نہ دو۔

۵۔ ضرورت مند کے لیے سفارش کر دو۔

۶۔ کسی کی عیب جوئی نہ کرو، عیب معلوم ہو جائے تو مت پھیلاؤ۔

۷۔ قرض ادا کرنے میں جلدی کرو اور تمہارا قرض کسی پر ہو تو وصول کرنے میں سختی نہ کرو۔ اگر وہ تنگدست ہے تو مہلت دے دیا کرو، یا پورا قرض معاف کر دو۔

۸۔ دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرو۔

۹۔ جہاں کسی کے لڑکے یا لڑکی کی بات چیت ہو رہی ہو اس کا فیصلہ

Marfat.com

ہوتے تک اپنے لڑکے یا لڑکی کے لیے پیغام نہ بھیجو۔

۱۰۔ مریض کی عیادت کرو، یعنی اس کا حال معلوم کرنے کے لیے جاؤ۔

۱۱۔ کسی کا مذاق نہ اڑاؤ۔

۱۲۔ یتیم پر رحم کرو۔

۱۳۔ کسی کو اٹھا کر خود اس کی جگہ نہ بیٹھو۔

۱۴۔ سب چھوٹوں بڑوں کو سلام کرو۔

۱۵۔ ہدیہ لیا دیا کرو۔

۱۶۔ جب کوئی مسلمان تم سے ملنے یا بات کرنے کے لیے آوے تو اس کے احترام کے لیے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جاؤ۔

یہ سب باتیں حدیثوں میں آئی ہیں، ان کی فضیلتیں اور ثواب معلوم کرنے کے لیے ہماری کتاب "اکرام المسلمین" کا مطالعہ کرو۔

Marfat.com

گیارھواں سبق

والدین کے حقوق اور خدمت گزاری

والدین کے بڑے حقوق ہیں۔ اللہ تعالٰے نے قرآن شریف میں کئی جگہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور پندرھویں پارے میں فرمایا ہے کہ ماں باپ کو اُف بھی نہ کہو اور نہ ان کو جھڑکو اور ان سے تعظیم کے ساتھ بات کرو اور ان کے آگے عاجزی کا بازو رحمت کے ساتھ جھکائے رکھو اور ان کے لیے یوں دُعا کرو کہ اے میرے رب میرے ماں باپ پر رحم فرما! جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بڑے گناہ یہ ہیں:

۱۔ کسی کو خدا کے ساتھ شریک کرنا۔

۲۔ ماں باپ کو ستانا۔

۳۔ ناحق کسی کو قتل کرنا۔

۴۔ جھوٹی قسم کھانا۔

Marfat.com

ایک صاحب نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟

آپؐ نے فرمایا:

"وہ تیری جنّت اور دوزخ ہیں (یعنی چاہے تو ان کی خدمت کر کے ان کو خوش رکھ کر جنّت میں چلا جا، چاہے ان کی نا فرمانی کر کے دوزخ میں چلا جا۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ سارے گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں معاف فرما دیتے ہیں۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو کوئی اپنے والدین کی طرف ایک مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج لکھ دیں گے، صحابیوںؓ نے پوچھا کہ اگر کوئی سو مرتبہ روزانہ رحمت کی نظر سے دیکھے تب بھی یہی اجر ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (اس میں کیا شک ہے) اللہ بہت بڑا اور ہر عیب سے پاک ہے۔

لہٰذا تم ماں باپ کی خدمت بڑی خوشی سے کرو، ان کی سختی و ترشی

Marfat.com

کو برداشت کرو، ان کا کہا مانو، ہاں اگر شرع کے خلاف کوئی کام کرنے کے لیے کہیں تو اس وقت اللہ کے حکم پر چلو، ان کی فرمانبرداری نہ کرو، بہت سے لڑکے لڑکیاں شادی ہو جانے کے بعد ماں باپ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں، یہ بہت برا ہے۔ اب بھی ان کی خدمت کرو اور خبر رکھو۔

Marfat.com

بارھواں سبق

شوہر کے حقوق

عورت پر اس کے شوہر کے حقوق بہت زیادہ ہیں۔ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت اس حال میں وفات پاگئی کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو وہ جنّت میں داخل ہو گی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جب عورت پانچوں وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی آبرو کی حفاظت کرے اور شوہر کی فرمانبرداری کرے تو جنّت کے جس دروازے سے چاہے جنّت میں داخل ہو جائے گی۔

ایک صحابی رضؓ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی عورت بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا وہ عورت بہتر ہے کہ شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے اور جب وہ حکم دے تو عمل کرے، وہ اپنی جان کے بارے میں اس کی مخالفت نہ کرے اور اس کی مرضی کے خلاف اس کے مال سے خرچ نہ کرے

بہُت سی عورتیں شوہر سے بڑھ چڑھ کر باتیں کرتی ہیں اور اس کے

Marfat.com

سامنے منہ پھلائے رکھتی ہیں، ذرا ذرا سی بات میں اس کو ناراض کر دیتی ہیں، یہ بڑی بری حرکت ہے، شوہر کو ناراض رکھنے کا اتنا بڑا وبال ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی اوپر نہیں جاتی، اوّل بھاگا ہوا غلام، جب تک اپنے مالکوں کے پاس آکر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں نہ دیدے۔

دوسرے وہ عورت جس پر اس کا شوہر ناراض ہو، تیسرے وہ شخص جو نشہ میں مست ہو، جب تک اس کو ہوش نہ آجائے۔

شوہر کی ناشکری کرنا بہت برا ہے۔ عورتوں میں عادت ہوتی ہے کہ جب کبھی ذرا سا دل میں میل آیا شوہر کے تمام احسانوں پر پانی پھیر دیا، حدیث شریف میں آیا ہے، کہ ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم عید یا بقر عید کی نماز کے لیے تشریف لے جارہے تھے، راستہ میں عورتوں پر گزر ہوا آپ نے فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو کیونکہ مجھے دوزخیوں میں سب سے زیادہ تم ہی دکھائی گئی ہو، یہ سن کر عورتوں نے پوچھا، کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کے لعنت بہت بکتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، ایک حدیث میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی ناشکری کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر ایک مدت تک عورت کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، پھر اس نے کبھی تمہاری

Marfat.com

طرف سے کچھ ذرا سی رنجش کی بات دیکھی تو (جھٹ سے) کہہ دے گی کہ میں نے کبھی تمہاری طرف سے بہتری نہ دیکھی، اور یہ بھی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اس عورت کی طرف (غصہ کی وجہ سے) نہ دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں حالانکہ اس کی محتاج رہتی ہے. بعض عورتیں لعنت بہت کرتی ہیں یعنی بات بات میں کوستی ہیں اور گالیاں دیتی ہیں کہ فلاں پر خدا کی مار، اس پر پھٹکار، وہ ستیاناسی ہے، فلانی کم بختی ماری ہے. اسے موت آوے، اس کی دوکان میں آگ لگے وغیرہ وغیرہ. خدا سب کو ان باتوں سے محفوظ رکھے، اے بیبیو! تم شوہر کے حق میں کوتاہی نہ کرو، اس کو راضی رکھو۔

Marfat.com

دسواں سبق

پڑوسی کے حقوق

شرع میں پڑوسی کے بڑے حقوق ہیں، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پڑوسی کے بارے میں جبرئیل علیہ السلام نے تاکید کرتے رہے کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ پڑوسی کو ترکہ کا وارث کرکے چھوڑیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلا مدعی اور مدعا علیہ دو پڑوسی ہوں گے۔ للذا تم پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھو ان کو تکلیف مت پہنچاؤ ان کے بچوں کو برا بھلا مت کہو، ان کے دروازے کے سامنے یا ان کے گھر میں خراب اور گندی چیزیں مت ڈالو، صحن میں یا پانی میں یا راستہ میں اور جس جس چیز میں ان کا ساجھا ہو، ان کی حق تلفی مت کرو، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو، لڑو بھڑو نہیں، ان کی محتاجگی اور بھوک و پیاس کا خیال رکھو، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ مسلمان نہیں جو اپنا پیٹ بھر لیوے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو اور یہ بھی فرمایا کہ وہ جنت میں داخل نہ ہو گا، جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے نڈر نہ ہو، للذا تم اپنے پڑوسیوں سے تعلقات اچھے رکھو۔ ان کو تکلیفیں نہ دو، جن کے پڑوسی ڈرتے رہتے ہوں کہ نہ جانے اس کی طرف سے ہم کو کیا دکھ پہنچے گا، وہ پکا مسلمان نہیں :-

Marfat.com

چودھواں سبق

اخلاصِ نیّت

صرف اللہ کی رضا کے لیے عمل کرنے کو اخلاص کہتے ہیں جو بھی نیک کام کرو اس نیّت سے کرو کہ اس کے متعلق جو مجھے اللہ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کرکے محض اللہ کو راضی کرنا مقصود ہے۔ دنیا کا نفع اور شہرت اور نام و نمود یا اور کوئی ایسی چیز مقصود نہیں ہے جو اس دنیا میں کام آوے بلکہ آخرت سنور جانے کے لیے اس عمل کو کرنا ہے۔ اور یہ جب ہی ہوتا ہے جب نیک عمل کا ثواب مل جانے کا پورا یقین ہو اور ثواب کو کام کی چیز سمجھا جاوے۔

حضرت رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ اعمال کا بدلہ نیتوں پر موقوف ہے اور ہر ایک کو وہی ملتا ہے جو اس کی نیت ہو۔ مطلب یہ ہے کہ صرف عمل کرنے سے ثواب نہیں ملتا بلکہ اگر نیت اچھی ہے اور عمل صرف خدا کے لیے ہے۔ تو اس عمل کا ثواب خدا کے یہاں ملے گا اور اگر اچھی نیت سے عمل خالی ہے اور نفس کو بہلانے کے لیے یا بندوں کو خوش کرنے کے لیے کیا ہو یا دنیا کا نفع حاصل کرنے کے لیے ہو تو وہ عمل بے جان ہے

Marfat.com

ور بندوں کے لیے وبال بنے گا۔
حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن دُنیا حاضر کی جائے گی اور اس میں جو کچھ خدا کے لیے ہوگا اس کو الگ کر لیا جائے گا اور باقی کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔۔
نماز، روزہ، ذکرالٰہی، تسبیح، زکوٰۃ، صدقہ خیرات اور جو کوئی کام ہو اس میں بس اللہ کی رضا حاصل ہونے کا دھیان رکھو، دنیا والوں کو دکھانے اور شہرت اور نام و نمود کے لیے مت کرو۔ جو لوگ مخلوق کو دکھانے کے لیے عمل کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کا صدقہ دیا اس نے شرک کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ دوزخ میں ایک گڑھا ہے، جس سے خود دوزخ روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے اس میں ریاکار عبادت گزار جائیں گے۔
لہٰذا تم دنیا کی شہرت اور نیک نامی کے خیال سے نماز، روزہ اور خیر خیرات مت کرو، اس طرح چپکے سے سجدہ کرو کہ جو کچھ سیدھے ہاتھ سے دیا ہے اس کی خبر خود تمہارے بائیں ہاتھ کو بھی نہ ہو، جن کاموں کو لوگ خالص دنیا کا کام سمجھتے ہیں۔ تلاش کر کے اگر ان میں بھی خدا کی رضامندی کا پہلو نکال لیا جائے تو ان میں بھی ثواب ملے گا۔ اگر کھانا کھانے میں یہ نیت کرے کہ اس

Marfat.com

سے جو طاقت آئے گی وہ آخرت کے کام میں لگے گی اور پیٹ میں بھوک کا احساس نہ ہوگا تو نماز بھی ٹھیک ہوگی تو ایسی نیت کرنے سے کھانے میں بھی ثواب مل جائے گا، خوب سمجھ لو۔

اگر کسی نے روزہ اس نیت سے رکھا کہ ثواب بھی ہوگا اور تندرستی کا فائدہ بھی ہوگا۔ یا حج اس نیت سے کیا کہ حج بھی ہوگا اور تفریح بھی ہوگی اور فقیر کو کچھ اس لیے دیا کہ صدقہ بھی ہو جائے گا اور یہاں سے ٹل بھی جائے گا یہ سب باتیں نیت کی خرابی میں داخل ہیں

فائدہ: گناہ کسی بھی نیت سے جائز نہیں ہو سکتا اور نہ نیکی بن سکتا ہے۔

Marfat.com

مدرھواں سبق

زبان کی حفاظت

مسلمان آدمی کے لیے زبان کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ آدمی کے جسم میں زبان دیکھنے میں گو ذرا سی چیز ہے مگر بڑی بڑی لڑائیاں کرا دیتی ہے اور دلوں میں پھوٹ ڈلوا دیتی ہے، انسان سے جو گناہ ہوتے ہیں، اکثر یا تو زبان سے ہوتے ہیں یا ان میں زبان کا دخل ضرور ہوتا ہے، دنیا و آخرت کی کامیابی کی اور بہت سی مصیبتوں سے چھٹکارے کی سب سے اچھی اور عمدہ ترکیب یہ ہے کہ زبان اپنے قابو میں رکھی جائے، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ منہ کے بل اوندھے کر کے جو چیز لوگوں کو دوزخ میں گرائے گی وہ ان کی باتیں ہی ہوں گی۔

زبان سے بڑے بڑے گناہ ہوتے ہیں، کفر کے کلمے زبان سے ہی نکلتے ہیں، غیبت زبان ہی سے ہوتی ہے، بہتان، لعنت، طعنہ، گالیاں، جھوٹ چغلی اور طرح طرح کے گناہ ہوتے ہیں، اپنی زبان کو ہر وقت اللہ تعالٰی کی یاد میں مشغول رکھو اور دنیا کی ضروری بات جس میں گناہ نہ ہو کر لو اور جتنی

Marfat.com

ضرورت ہو اسی قدر بولو، عورتوں میں عادت ہوتی ہے کہ بات میں بات لگا
جاتی ہیں اور تیری میری برائی میں گھنٹوں مجلس گرم رکھ کر اپنی عاقبت خراب
کرتی ہیں، کسی کو کوستی ہیں اور کسی پر لعنت اور پھٹکار بھیجتی ہیں، اپنی بڑائی جتا
ہیں اور دوسری عورتوں کی حقارت ظاہر کرتی ہیں، یاد رکھو کہ یہ سب چیز بر
آخرت میں ڈوبنے والی ہیں، ان سے بچو!

جھوٹ کا وبال

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بات کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

چغلی

فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں چغل خور داخل نہ ہوگا۔

گانا

فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گانا دل میں نفاق کو اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔

نفاق اس کو کہتے ہیں کہ آدمی کے دل میں کفر ہو اور ظاہر میں مسلمان بنے
گانے مت سنو، نہ گانے کے شعر یاد کرو، بہت سی لڑکیاں سینما میں جاتی ہیں
حیا، شرم بھی کھوتی ہیں اور گانا بجانا بھی جان جاتی ہیں اور پھر بیٹھے بیٹھے شعر
گایا کرتی ہیں، یہ سخت گناہ ہے۔ مسلمانوں کے کرنے کا کام نہیں ہے
دیکھو حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منافقت

Marfat.com

کا سبب بتایا ہے۔

غیبت کا گناہ

فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کا وبال زنا کاری سے بھی زیادہ سخت ہے، صحابیوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیبت کا وبال زنا کاری سے بھی زیادہ سخت کیسے ہے؟ فرمایا (اس وجہ سے) کہ بلاشبہ آدمی زنا کاری کرتا ہے اور توبہ کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ غیبت والے کا گناہ نہ بخشا جائے گا جب تک وہی معاف نہ کرے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔

غیبت اس کو کہتے ہیں، کہ کسی کے بارے میں ایسی بات کہی جاوے جو اسے بری لگے، اس کا بڑا گناہ ہے، جس جس کی غیبت کی ہو اس سے معافی مانگ لو، ورنہ قیامت میں اس کو اپنی نیکیاں دینی پڑیں گی اور اس کے گناہ اپنے اوپر لادنے ہوں گے اور اگر اس مرد یا عورت کی خبر نہیں کہ وہ کہاں ہے جس کی تم نے غیبت کی، یا دنیا ہی میں اب نہیں ہے تو اس کے لیے مغفرت کی دعا اتنی کرو کہ تمہارا دل گواہی دے دے کہ ہاں اس کی غیبت کا بدلہ میں نے ادا کر دیا۔

بہت سے لوگ غیبت کرتے ہیں اور جب کوئی منع کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم جھوٹ تو نہیں کہتے، جو برائی فلاں مرد یا عورت میں ہے اُسی کا تو

Marfat.com

بیان کیا ہے، یہی سوال ایک صحابیؓ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو نے وہ عیب یا برائی بیان کی جو تیرے بھائی میں ہے تو اس صورت میں تو نے اس کی غیبت کی اور اگر تو نے اس کے بارے میں وہ بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو اس صورت میں تو نے اس پر بہتان باندھا۔

الغرض جہاں تک ہو سکے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں زبان کو لگائے رکھو دنیا کی کوئی ضروری بات ہوئی کر لی، کسی کو نصیحت کر دی، اس میں مشغول رہو جہاں تک ہو سکے ایسی بات بھی نہ کرو جس میں نہ گناہ ہو اور نہ ثواب ہو، کیونکہ اس میں بھی اپنی آخرت کا نقصان ہے، جس وقت ایسی بات کہی جس سے نہ گناہ ہوا اور نہ ثواب ہوا، اس وقت اللہ کا ذکر کیا جاتا یا درود شریف کے مبارک الفاظ یا کوئی دوسرا کلمۂ خیر نکل جاتا تو بڑا ثواب ملتا، لایعنی اور فضول باتوں اور بیکار کاموں سے دور رہو، حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے، کہ بے کار کاموں کو چھوڑ دے،

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک صحابیؓ کی وفات ہو گئی تو دوسرے صحابیؓ نے کہا کہ تجھے جنت کی خوشخبری ہے اس پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم خوشخبری دے رہے ہو اور حالانکہ تم کو پتہ نہیں کہ شاید اس نے لایعنی بات کی ہو، یا ایسی چیز کے خرچ سے کنجوسی کی ہو جو خرچ سے گھٹتی نہیں

Marfat.com

جیسے علم، آگ، نمک وغیرہ) حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: کہ آدمی اپنے پیر سے اتنا نہیں پھسلتا جتنا اپنی زبان سے لغزش کھا جاتا ہے اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ بلا شبہ بندہ کبھی ایسا کلمہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کہہ دیتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوزخ میں اس سے بھی زیادہ گہرا گرتا چلا جاتا ہے جتنا مشرق اور پچھم کے درمیان فاصلہ ہے، حالانکہ اس کو اپنی بات کی طرف دھیان بھی نہیں ہوتا (کہ میں نے کیا کہہ دیا ہے)

حضرت لقمان حکیمؒ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپ کو حکمت کا یہ رتبہ کیسے نصیب ہوا؟ انہوں نے جواب دیا:

"کہ میں سچ بولتا ہوں،
امانت ادا کرتا ہوں
اور لایعنی سے بچتا ہوں"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی زبان کی حفاظت کی اور لایعنی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں، (آمین)

Marfat.com

سولہواں سبق

اکلِ حلال

حلال روزی کا دھیان رکھنا بہت ہی ضروری بات ہے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گوشت جنت میں داخل نہ ہوگا جو حرام سے بڑھا ہوگا (پھر فرمایا) کہ جو گوشت حرام سے بڑھا ہو دوزخ ہی اس کے لیے زیادہ مناسب ہے۔

حرام کھانے کی وجہ سے دُعا قبول نہیں ہوتی

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے سفر میں ہو، برا حال ہونے کی وجہ سے اس کے بال بکھرے ہوئے ہوں اور بدن پر غبار لگا ہوا ہو اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہو اور اس کا کھانا حرام ہو اور اس کا لباس حرام ہو اور اس کو غذا حرام ملی ہو تو ان سب چیزوں کی وجہ سے اس کی دعا قبول کیسے ہو۔

جب تک آدمی سفر میں رہتا ہے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

Marfat.com

لیکن مسافر بدحال کی دعا اس لیے قبول نہ ہو گی کہ اس کا کھانا پینا اور پہننا حرام ہو گا، آج بہت رو رو کر دعائیں کی جاتی ہیں مگر قبول نہیں ہوتیں اور کیونکر قبول ہوں جب کہ حرام سے بچنے کا خیال ہی نہیں رہا۔

نماز قبول نہ ہونا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دس درہم کا کپڑا خریدا ہے، تقریباً دو روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک درہم (یعنی چار آنے) حرام کے تھے تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا، اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے

غور کرو جب کپڑے میں دسواں حصہ حرام کا ہونے سے نماز قبول نہیں ہوتی اور جس کے سارے کپڑے اور خوراک حرام سے ہو اس کی نماز کیسے قبول ہو سکتی ہے

صدقہ قبول نہ ہونا

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی بندہ حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ کرے گا تو وہ صدقہ قبول نہ ہو گا اور

Marfat.com

اس میں سے خرچ کرے گا تو برکت نہ رہے گی اور اس کو اپنے مرے پیچھے چھوڑ جائے گا تو وہ مال اس کے لیے دوزخ کا سامان ہو گا۔

ایک بزرگ نے فرمایا کہ جو شخص نیک کام میں مال خرچ کرے اس کی مثال ایسی ہے، جیسے کوئی شخص پیشاب سے کپڑا پاک صاف کرے، ابت سے لوگ حرام کما کر لاتے ہیں اور نفس کو بہلانے سے تھوڑا اس میں سے کسی فقیر کو دے کر یہ خیال کرتے ہیں کہ اب سارا مال پاک ہو گیا، یہ بالکل غلط ہے اور شیطان کا دھوکہ ہے۔ صدقہ خود تو قبول ہی نہیں ہوا باقی مال کیسے پاک کرے گا۔

لہٰذا تم حلال مال کا دھیان کرو، تمہارے گھر میں اگر باپ یا بھائی یا شوہر حرام کما کر لائیں، جیسے رشوت کا مال لا دیں، یا سود لیتے ہوں یا سینما میں یا شراب کے محکمہ میں یا انشورنس کمپنی کے ملازم ہوں، یا انہوں نے مکان، دوکان کی سلامی (پگڑی) لی ہو، یا کسی گناہ کے ذریعہ سے روپیہ کمایا ہو تو اس میں سے نہ کھاؤ نہ پہنو اور ان سے کہو کہ حلال کما کر لاؤ، حرام کو چھوڑ دو، ہم کو فاقہ سے مر جانا اور موٹا اور پرانا کپڑا اور سوت کا لباس پہننا اور زیور سے ہاتھ کان وغیرہ خالی رکھنا منظور ہے، مگر حرام کھا کر اور پہن کر اور استعمال کر کے دوزخ میں جانا منظور نہیں، بعض لوگ کہتے ہیں کہ آج کل حلال ملتا ہی نہیں، پھر حرام سے کیسے بچیں، حالانکہ یہ بالکل غلط ہے، جو بندے حلال کمانا چاہتے ہیں ان کو

Marfat.com

حلال ہی ملتا ہے ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ حلال تھوڑا ہوتا ہے اور اس میں مزے اڑانے اور فضول خرچ کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔

وہ آدمی بڑے مبارک ہیں جو دوزخ سے بچنے کے لیے دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دیتے ہیں اور تھوڑے پر صبر کرتے ہیں،

تفصیل کے لیے ہماری کتاب کسب حلال و ادائے حقوق کا مطالعہ کرو۔

Marfat.com

سترھواں سبق

لباس اور زیور

لباس تن ڈھانکنے کی چیز ہے اور اس فائدہ کے علاوہ سردی گرمی کا بچاؤ
بھی لباس سے ہوتا ہے، دین اسلام نے خوبصورت لباس پہننے کی اجازت
دی ہے مگر اس حد تک اجازت دی ہے جبکہ فضول خرچی نہ ہو اور اتراؤ اور
دکھاوا مقصود نہ ہو اور غیر قوموں کا لباس نہ ہو۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ کھاؤ پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جب تک کہ فضول خرچی اور خود پسندی (یعنی
مزاج میں بڑائی نہ آوے) آج کل مسلمان عورتوں نے لباس پہننے کے بارے
میں کئی خرابیاں پیدا کرلی ہیں ہم ان پر تنبیہ کرتے ہیں،

ایک خرابی یہ ہے کہ باریک کپڑے پہنتی ہیں، باریک کپڑا جس سے
بدن نظر آوے اس کا پہننا اور نہ پہننا دونوں برابر ہیں، حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالے عنہا کی بھتیجی ایک مرتبہ ان کے پاس آئیں اور ان کی اوڑھنی باریک
تھی، حضرت عائشہ نے وہ اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور اپنے پاس سے موٹے

Marfat.com

ـرے کی اوڑھنی اوڑھادی، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دگروہ پیدا ہونے والے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا، کیونکہ ابھی وہ پیدا نہیں
ـے ہیں، ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو بیلوں کی دموں کی طرح (لمبے لمبے) کوڑے
، پھریں گے اور لوگوں کو ماریں گے، دوسرا گروہ ایسی عورتوں کا پیدا ہوگا جو
ـے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی (غیر مردوں کو) اپنی طرف مائل کریں گی
خود بھی ان کی طرف مائل ہوں گی، ان کے سر اونٹوں کی جھکی ہوئی کمروں کی
ح ہوں گے، یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی، نہ جنت کی خوشبو سونگھیں
دیکھو کیسی سخت وعید ہے کہ ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گی،
ت میں تو جانے کا ذکر ہی کیا، کپڑے پہنے ہوئے ننگا ہونے کی کئی صورتیں
ں، ایک صورت یہ ہے کہ کپڑے باریک ہوں اور دوسری صورت یہ ہے
ڑا سا کپڑا پہن لیں اور جسم کا بہت سا حصہ کھلا رہے، جیسے فراک چلا ہے
ں کو پہن کر بازاروں میں چلی جاتی ہیں اور سر اور ہاتھ اور بازو اور منہ اور پنڈلی
ـہ کھلی رہتی ہیں، اللہ بچائے ایسے لباس سے، دوسری خرابی یہ ہے کہ کافر
ـں کی نقل اتارتی ہیں، جو لباس عیسائی لیڈیاں پہنتی ہیں، وہی خود پہننے لگ
ں ہیں، یاد رکھو دوسری قوموں کا لباس پہننا سخت گناہ ہے رسول مقبول
ی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی قوم کی طرح اپنا حال بنایا وہ
ا میں سے ہے، تیسری خرابی یہ ہے کہ نام اور نمود اور بڑائی جتانے اور اپنی

Marfat.com

مالداری ظاہر کرنے کے لیے اچھا لباس پہنتی ہیں، نام و نمود بری چیز ہے، ارشاد فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے دنیا میں نام ہونے کے لیے کپڑا پہنا، قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پنہائیں گے۔

چوتھی خرابی یہ تھی کہ بلا ضرورت کپڑے بناتی رہتی ہیں، درزی نئے ڈیزائن نکالتے رہتے ہیں، جہاں کسی عورت کو دیکھا کہ نئی وضع کا کپڑا پہنے ہوئے ہے، بس اب شوہر کو ستانے کی باتیں ہیں، جسم چھپانے کے لیے اور سردی گرمی سے بچنے کے لیے شرح کے مطابق لباس پہنو، دو تین جوڑے ہوں، اسی پر بس کرو، بلاوجہ شوہر کو ہے کے پیچھے پڑ جانا بری بات ہے اور سخت عیب ہے، پھر یہ مصیبت بھی ہے کہ اگرچہ کئی جوڑے رکھے ہیں مگر ملنے جلنے کے لیے ہر موقع پر نیا جوڑا پہننا ضروری سمجھتی ہیں، یہ خیال ہوتا ہے کہ دیکھنے والی کہیں گی کہ اس کے پاس بس یہی تین جوڑے ہیں، انہی کو پہن کر بار بار آ جاتی ہے، صرف ناک اونچی کرنے اور بڑائی جتانے کے لیے اب شوہر کو ستاتی ہیں اور تقاضا کرتی ہیں کہ کپڑے اور بنا دے اگر اس نے خیال نہ کیا تو جو روپیہ اس نے کسی ضرورت کے لیے یا کسی کا قرض دینے کے لیے رکھا تھا، چپکے سے نکال کر کپڑا خرید لیا، اب شوہر پریشان ہوتا ہے جس کا قرض تھا، اس کے سامنے ذلیل ہوتا ہے یا کسی بڑی پریشانی میں پڑ جاتا ہے، خبردار کبھی ایسا مت کرو۔ برقعہ سر سے پاؤں تک جسم چھپانے کے لیے بہترین چیز ہے مگر اب ایسا برقعہ بننے لگا ہے جو جاذب نظر اور چمکدار کپڑے کا بنایا جاتا ہے۔ اگر

Marfat.com

پرانے طرز کا ہو تو اس پر بیل بوٹے بنائے ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو نہ دیکھے وہ بھی دیکھے، کچھ تو کسی کا خیال ہماری طرف آوے، توبہ توبہ برقعہ کیا ہوا نظر کھینچنے والا کپڑا بن گیا اور بہت سی عورتیں اتنا اونچا برقعہ پہنتی ہیں کہ شلوار یا ساڑھی دو پنڈلیوں پر ہوتی ہے سب کو نظر آتی ہے اور پاؤں میں دیکھنے میں آیا برقعہ نت پہنو، خوب نیچا برقعہ پہنو اور بہت سی عورتیں برقعہ کے اندر سے دوپٹہ کا کچھ حصہ باہر کو لٹکا دیتی ہیں یا ہاتھ باہر نکال کر چلتی ہیں یہ بھی بری حرکت ہے یہ کیا پردہ ہوا جس سے غیر کی نظر اپنی طرف متوجہ ہوئی، ساڑی اگر پہنو تو اتنی نیچی پہنو کہ پنڈلیاں اور ٹخنے چھپے رہیں، اور پوری آستین کا کرتا یا قمیض پہن کر جو اتنا لمبا ہو کہ پیٹ اور کمر نہ کھلے اوپر سے ساڑھی پہن لو اور کمر کا سخت پردہ ہے۔ اپنے سگے بھائی سے بھی ان دونوں کو چھپاؤ۔

زیور: عورتوں کو زیور پہننا جائز ہے لیکن زیادہ نہ پہننا بہتر ہے جس نے دنیا میں نہ پہنا اس کو آخرت میں بہت ملے گا۔

مسئلہ: بجنے والا زیور پہننا درست نہیں اور چھوٹی لڑکی کو بھی پہنانا درست نہیں جیسے جھانجن وغیرہ، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں ان کے پاس ایک بچی کو لیے ایک عورت آئی اس بچی نے بجنے والا زیور پہن رکھا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اس بچی کو میرے پاس ہرگز نہ لانا جب تک کہ اس کا زیور کاٹ کر علیحدہ نہ کردو۔

Marfat.com

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس گھر میں بجنے والے گھونگرو ہوں، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

مسئلہ: چاندی سونے کے علاوہ دوسری چیز کا زیور پہننا بھی درست ہے جیسے پیتل، گلٹ، رولڈ گولڈ کا زیور، مگر انگوٹھی سونے چاندی کے علاوہ کسی دوسری چیز کی درست نہیں اور مردوں کو صرف چاندی کی انگوٹھی پہننا جائز ہے کسی اور چیز کی جائز نہیں چاہے سونا ہو یا کوئی اور دھات ہو۔

مسئلہ: جو چیزیں مردوں کو پہننا جائز نہیں، نابالغ لڑکوں کو بھی جائز نہیں، لڑکوں کو ریشمی کپڑا پہننا یا کان میں بالی بندا یا گلے میں ہنسلی ڈالنا یا چاندی کا تعویذ پہنانا یہ سب ناجائز ہے۔

مسئلہ: سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا، یا چاندی سونے کے چمچہ سے کھانا یا ان سے بنے ہوئے خلال سے دانت صاف کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: سونے چاندی کی سرمہ دانی یا سلائی سے سرمہ لگانا یا ان کی پیالی سے تیل لگانا یا ایسے آئینہ میں منہ دیکھنا جس کا فریم سونے یا چاندی کا ہو، یہ سب جائز ہے، مردوں اور عورتوں کا سب ایک ہی حکم ہے۔

تنبیہ: زیور پہن کر دکھاوا کرنا اور بڑائی جتانا سخت گناہ ہے۔ بہت سی عورتیں زیور پہن کر ترکیبوں سے اپنا زیور ظاہر کرتی ہیں، گرمی لگنے کے بہانے سے گلے کا ہار اور کانوں کے بندے اور جھمکیاں دکھاتی ہیں، اور کوئی نہ پوچھے تو طرح طرح کی باتیں

Marfat.com

کران کی قیمت اور ڈیزائن کا انوکھا ہونا ظاہر کرتی ہیں اور مالداری کی بڑائی جتاتی
ں یہ سخت گناہ ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ے عورتوں سے فرمایا کہ کیا تم چاندی کے زیور سے گزارہ نہیں کر سکتی ہو؟ (پھر
مایا کہ) جو عورت تم میں سے سونے کا زیور پہن کر (بڑائی جتانے کے لیے)
وے گی تو اس کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

Marfat.com

اٹھارھواں سبق

پَرْدَہ

اسلام میں پردہ کی بڑی اہمیت ہے اور پردے کے بارہ میں بہت تاکید آئی ہیں، آج کل عورتیں پردہ چھوڑتی جارہی ہیں، للذا ہم تفصیل کے ساتھ پردہ کے مسئلے اور حدیث کی روایتیں لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہم کو عمل کی توفیق بخشیں۔

مسئلہ: عورت کا سارا بدن سر سے پاؤں تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے نامحرم کے سامنے کھولنا درست نہیں، البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں سے نیچے پیر کھولنا نامحرم کے سامنے درست ہے، باقی اور بدن کھولنا کسی طرح بوڑھی کے لیے درست نہیں، مسئلہ نامحرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیے، ماتھے سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا اور اسی طرح نامحرم کے سامنے آجاتی ہیں، یہ جائز نہیں، نامحرم اس کو کہتے ہیں جس سے کبھی بھی اس عورت کا نکاح ہو سکتا ہو۔

مسئلہ: پیٹ اور پیٹھ اپنے محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں، بہت سی جگہ جہاں ساڑھی باندھنے کا رواج ہے عورتوں کا پیٹ یا پیٹھ کھل جا

Marfat.com

ں یہ سخت گناہ ہے، محرم اس کو کہتے ہیں جس سے کبھی بھی نکاح درست

ا جیسے سگا چچا، سگا بھائی، سگا ماموں، باپ دادا، بیٹا، پوتا وغیرہ

سئلہ: ناف سے لیکر گھٹنوں سے نیچے تک کسی عورت کے سامنے کھولنا

عورت کے لیے درست نہیں۔

سئلہ: جتنے بدن کا دیکھنا جائز نہیں اتنے حصہ پر ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں،

کرتے وقت کسی بھی عورت سے ناف سے لے کر گھٹنوں سے نیچے تک

بدن ملوانا یا کسی عورت کو دکھانا اگرچہ ماں بہن ہی ہوں، عورت کے لیے

ست نہیں۔

عورتیں بھی مردوں کو نہ دیکھیں

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ
ہ وسلم کی دو بیویاں ام سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ بیٹھی ہوئی تھیں، اسی موقع پر
ب صحابیؓ آگئے، جن کا نام حضرت عبداللہ تھا اور آنکھوں سے نابینا تھے
ب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بڑھے چلے آئے تو بیویوںؓ
نے ان کو نابینا سمجھ کر پردہ نہ کیا۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
رمایا کہ تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ
یا وہ نابینا نہیں ہیں؟ ہم کو تو نہیں دیکھ رہے ہیں، ارشاد ہوا کیا تم دونوں بھی اندھی ہو۔

Marfat.com

ان کو دیکھ نہیں رہی ہو؟ غور کرنا چاہیے کہ جب کوئی خراب نیت کا اندیشہ بھی
تھا۔ کیونکہ ایک طرف حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویاں تھیں
جن کو قرآن شریف میں مسلمانوں کی مائیں فرمایا گیا ہے اور دوسری طرف ایک نا
صحابیؓ تھے وہ بھی نابینا، اس پر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کرایا۔ تو آج
کل جب کہ خراب خیالات والے زیادہ ہیں، پردہ کی پابندی کرنا کس قدر ضرور
ہے، آج کل بہت سی عورتیں خود تو پردہ میں بیٹھ جاتی ہیں، مگر مردوں کو تاکتی رہتی
ہیں، یہ گناہ کی بات ہے، دیکھو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی
سختی کے ساتھ نابینا کو دیکھنے سے منع فرمایا۔ بیاہ برات کے موقع پر دولہا کو سلا
کے نام سے اندر بلا کر سب عورتیں دیکھتی ہیں اور وہ اس روز بناؤ سنگار سے ہو
ہوتا ہے۔ یہ گناہ کی اور بڑی بے شرمی کی بات ہے۔

ایسی جگہ کھڑی نہ ہو جہاں سے کوئی دیکھ سکے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی لعنت ہو اس پر
جو دیکھے اور اس پر بھی جس کی طرف (اس کے اختیار یا بد احتیاطی
سے) دیکھا جائے۔

آج کل بہت سی عورتیں پردہ کی بے احتیاطی کرتی ہیں، دروازوں کے پر

Marfat.com

بندر رکھنے کا خاص خیال نہیں رکھتیں یا کھڑکیوں میں کھڑے ہو کر باہر کو دیکھتی ہیں
ں میں جا کر برقعہ اتار یا منہ کھول کر گھومتی پھرتی ہیں بازاروں میں جا کر چیزیں
تے ہوئے منہ کھول دیتی ہیں اور دکانداران کو دیکھ لیتے ہیں، اس حدیث کی
، یسی عورتیں لعنت میں شامل ہوتی ہیں، بے پردگی کے ساتھ بہت سی
دان بننے والی عورتیں باہر پھرنے اور تماشوں اور میلوں اور سینماؤں میں اپنی
درستی کو دکھانے اور عیسائی لیڈیوں کی نقل اتارنے کو فخر سمجھتی ہیں اور بے حجاب
پھرنے کو ترقی کا ذریعہ سمجھتی ہیں اور سخت گنہ گار ہوتی ہیں، سینما اوّل تو خود
زبردست گناہ کی چیز ہے پھر اوپر سے بے پردگی ڈبل گناہ ہو جاتا ہے مسلمان
نوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی پاکیزہ عورتوں
ں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں اور بیٹیوں کے طرز کو بُرا سمجھ کر چھوڑنا شروع
یا ہے اور مشرک اور کافر عورتوں کی طرح فیشن والے لباس اور زیب و زینت
ختیار کرتی چلی جا رہی ہیں آج کل ایک لباس ایسا واہیات چلا ہے جس کا
ذا مسلمان عورت کے خیال میں آ ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر عیسائیوں کی دیکھا دیکھی
سلمان گھروں میں گھستا جا رہا ہے، وہ لباس ہے فراک جو بدن پر خوب کس
تا ہے اور بغل تک پورے ہاتھ اور بازو یا آدھی پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں اور
ں میں ایک کپڑے کے علاوہ بدن پر اور کچھ بھی نہیں ہوتا، مسلمان ہونے کا دعویٰ
رنے والے گھرانوں میں بڑی تیزی سے یہ فراک جگہ لے رہا ہے، پہلے چھوٹی بچیوں

Marfat.com

پہنتے ہیں پھر وہ بڑی ہو کر جب کہ شوہر کے یہاں پہنچ جاتی ہیں اسے چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتیں، اور چونکہ شوہر کے انتخاب کے لیے دیندار اور خدا ترس آدمی تلاش نہیں کیا جاتا بلکہ عیسائی طرز کا آدمی ڈھونڈا جاتا ہے اسی لیے وہ اس لباس کو پسند کرتا ہے، اور دونوں میاں بیوی خوب پارکوں میں تفریح کرتے ہیں آہ! مسلمان عورت جس کو یہ تعلیم تھی کہ نابینا کے آنے پر بھی پردہ ہو جائے آج کل اس کے کھلے سر اور چہرے اور پنڈلیوں اور بازوؤں کے حسن کا نظارہ بازاروں اور میلوں اور پارکوں میں ہزاروں نگاہیں کرتی ہیں،

انا للہ وانا الیہ راجعون

عورتیں تو کم سمجھ ہی ہیں مردوں نے بھی یورپ کے طور طریق دیکھ کر اپنی عقلوں پر پردہ ڈال لیا ہے اور اپنی بہو بیٹیوں کو بے پردگی کی دہکتی آگ میں جھونکنے پر راضی ہو گئے ہیں، حضرت اکبر الہ آبادی نے خوب فرمایا ہے

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں — اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو اس نے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا — کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

پردہ کی اسلام کی اتنی اہمیت ہے کہ کافر عورتوں سے بھی ایک حد تک پردہ رکھا گیا ہے، بڑے بڑے عالموں نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ کافر عورتیں اگر دھوبن بھنگن، چمارن وغیرہ ہوں، ان سے بھی مسلمان عورت کا اتنا ہی پردہ ہے جتنا نامحرم مرد سے ہے، ہاں ان عورتوں کے سامنے صرف منہ اور گٹے تک

Marfat.com

تھ اور ٹخنہ تک پیر کھول سکتی ہیں اور کسی جگہ کے ایک بال کا بھی کھولنا درست نہیں
ں قسم کی عورتوں کے سامنے سر ہاتھ اور پنڈلی مت کھولو، علاج کے لیے یا بچہ
ں پیدائش کے لیے ہندو دائی یا کرسچین (عیسائی) میم کو بلانے کی ضرورت ہو تو
رف ضرورت کی جگہ دکھانا جائز ہے باقی، سر، پنڈلی، ران کھولنا درست نہیں ہے
مسئلہ: یہ جو دستور ہے کہ بعض حالات میں عورت کو بالکل ننگا کر دیا جاتا ہے
اور سب عورتیں سارا بدن دیکھتی ہیں، یا ضرورت کی جگہ کے علاوہ پیٹ اور
پیٹھ اور ران دیکھتی ہیں .... یہ حرام ہے اور بڑا گناہ ہے اس سے بچنے
کی صورت یہ ہے کہ کوئی چادر باندھ دی جائے اور صرف ضرورت کی جگہ دائی یا
نرس کے سامنے وقت ضرورت کھول دی جائے۔

پیر سے بھی پردہ ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پردہ کے پیچھے سے ایک
پرچہ دینے کے لیے ایک عورت نے ہاتھ بڑھایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاتھ ہٹالیا (اس کے ہاتھ سے پرچہ نہ لیا) اور فرمایا مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ یہ ہاتھ
عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس نے کہا یہ عورت کا ہاتھ ہے، فرمایا، اگر تو عورت ہوتی
تو اپنے ہاتھ کے ناخنوں کی (سفیدی) کو مہندی سے بدل لیتی۔ اس حدیث شریف
سے معلوم ہوا کہ صحابی عورتیں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ
کرتی تھیں، دیکھو اس عورت نے پردہ کے پیچھے سے پرچہ دینا چاہا، آج کل کے

Marfat.com

جاہل پیر مریدنیوں کے سامنے آجاتے ہیں، اور عورتوں کے جھرمٹ میں بیٹھے یا لیٹے باتیں کرتے رہتے ہیں، ایسے پیر خود تو دوزخ کے راستے پر پڑے ہی ہیں، مریدوں اور مریدنیوں کو بھی دوزخ میں دھکیلتے ہیں، عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ یہ تو پیر ہیں بزرگ ہیں ان سے کیا پردہ؟ بھلا بتاؤ تو سہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار کون ہوگا، جب صحابیہ عورتوں کو آپؐ نے اپنے سے بھی پردہ کرایا تو یہ دنیادار بددین پیر کس شمار میں ہیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں نہ ہو، ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا تنبیہ: جس طرح پیر سے پردہ ہے استاد سے بھی پردہ ہے، بہت سی بالغ لڑکیاں یا وہ لڑکیاں جو جوان ہونے کے قریب ہوتی ہیں، حافظوں یا ماسٹروں کے سامنے آکر پڑھتی ہیں، یہ سخت گناہ ہے۔ لعنت والی حدیث میں استاد اور شاگردنی سب شامل ہوتے ہیں۔

تنبیہ: جس پیر یا استاد کو بوڑھا سمجھتی ہو اس سے بھی پردہ کرو۔

فائدہ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عورت کو مرد کی طرح بغیر مہندی لگائے اپنا ہاتھ سفید رکھنا ٹھیک نہیں ہے۔

مسئلہ: ایک سرخی ایسی چلی ہے جسے ناخن پر رکھ کر عورتیں اس طرح جمادیتی ہیں،

Marfat.com

کہ سرخ رنگ نہیں بلکہ اس سرخی کا جسم ناخن پر جم جاتا ہے۔ اس کا جانا درست نہیں، کیونکہ اس کے نیچے پانی نہیں پہنچتا اور وضو اور غسل ادا نہیں ہوتے، اسے ناخن پالش کہتے ہیں۔

عورت کو گھر کے اندر رہنا چاہیئے

ارشاد فرمایا

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت چھپے رہنے کی چیز ہے۔ پس جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں عورت کو پوشیدہ رہنے اور پوشیدہ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے، یہ جو فرمایا کہ شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ اس عورت کو بہکانے اور غیر مردوں کو اس کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔

جیٹھ دیور سے خاص طور پر پردہ کی تاکید

ایک مرتبہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (ان) عورتوں کے پاس نہ جایا کرو (جو تمہاری محرم نہیں ہیں) ایک آدمی نے سوال کیا کہ جیٹھ دیور اور سسرال کے رشتہ سے جو عزیز و قریب ہوں ان کے بارے میں

Marfat.com

آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں ؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا وہ موت ہیں۔ یعنی جس طرح موت سے گھبراتے ہو اسی طرح عورت کو اپنی سسرال کے مردوں سے گھبرانا چاہیے اور سامنے آنے سے سخت پرہیز کرنا چاہیے اور اسکی وجہ بھی ظاہر ہے اور وہ یہ کہ ان کو عزیز و قریب سمجھ کر عورتیں پاس بٹھالیتی ہیں اور بعض ہنسی دل لگی کی باتیں کرتی ہیں یہ سخت گناہ ہے، بسا اوقات اس سے غلط نتیجے نکل آتے ہیں۔

بہت سی عورتیں اپنے دیور کو چھوٹا سا پالتی ہیں یا کوئی لڑکا لے کر پرورش کرتی ہیں یا بچپن سے بعض لڑکوں کے سامنے آتی ہیں جب وہ بالغ ہو جاتے ہیں تب بھی پردہ نہیں کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ تو ہمارے سامنے کا بچہ ہے یہ دلیل غلط اور لغو ہے. شریعت کے حکم کے سامنے اٹکل لڑانا اور اپنی سمجھ سے شریعت کے حکم کو ٹھکرانا بہت بڑا گناہ ہے. جب بچہ تھا تو اور وقت تھا اب تو سب کچھ سمجھ گیا ہے اور پردہ کی چیزوں کو جان گیا ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ دل سے صاف و پاک ہونا چاہیے، رسمی پردہ کی ضرورت نہیں، یہ کہنا بھی شریعت پر اعتراض کرنا ہے. جبکہ صحابی عورتوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی پردہ کیا تو اب ایسا کون ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ دل کا صاف و پاک ہو گا، ایک تو عمل نہ کرنا دوسرے گناہ کو بھی جائز کرنے کی کوشش کرنے کے لیے عقلی گھوڑے دوڑانا بہت بڑا جرم ہے سخت گناہ ہے جس طرح جیٹھ، دیور اور

Marfat.com

ندوئی سے پردہ کرنے میں بے احتیاطی کی جاتی ہے اسی طرح سونیلے بھائیوں نی ماموں زاد اور خالہ زاد اور چچا زاد بھائیوں سے بھی پردہ نہیں کیا جاتا حالانکہ ان کے سامنے بھی آنا درست نہیں یہ سب نامحرم ہیں۔

مسئلہ: کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا یا لیٹنا درست نہیں اگرچہ دونوں الگ الگ اور کچھ فاصلہ پر ہوں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوگا تو وہاں تیسرا شیطان ضرور ہوگا۔

مسئلہ: بعض عورتیں منہار کے ہاتھ سے چوڑیاں پہنتی ہیں یہ سخت گناہ ہے

مسئلہ: بعض قوموں میں رواج ہے کہ نئی دلہن کے منہ دکھائی ہوتی ہے اور سارے کنبہ کے مرد آکر منہ دیکھتے ہیں، جن میں نامحرم بھی ہوتے ہیں، یہ ہرگز جائز نہیں

ضروری تنبیہ اگر کوئی مجبوری ہو تو ضرورت کے موافق علاج کرنے والے کے سامنے جسم کھولنا درست ہے مگر ضرورت سے زیادہ درست نہیں، مثلاً کسی کی ران میں پھوڑا ہے۔ تو صرف پھوڑے کی جگہ حکیم یا ڈاکٹر یا لیڈی ڈاکٹر کے سامنے کھولی جا سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ پاجامہ یا چادر یا تہبند باندھ کر پھوڑے کی بیچ میں سے کاٹ کر کھول دی جائے تاکہ اس جگہ کے علاوہ ادھر ادھر نظر نہ پڑے۔

Marfat.com

انیسواں سبق

اِصلاحِ مُعَاشَرہ

اسلام کا کلمہ پڑھ لینے سے اور اپنا دین اسلام بنا لینے سے انسان کی زندگی چاہے مرد ہو یا عورت، غیر مسلموں سے بالکل الگ ہو جاتی ہے، ہر کام اور ہر حال میں ہر مسلمان مرد و عورت کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا لازم ہے آج کل کے مسلمانوں نے اپنی زندگی کو عیسائیوں اور دوسرے غیر مسلموں کے تابع بنا دیا ہے جو وہ کرتے ہیں اس کے کرنے کو فخر اور ان کی نقل اتارنے کو ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اس کی تفصیل تو بہت بڑی ہے لیکن ہم خاص کر ان چیزوں کا ذکر کرتے ہیں جن سے دین و ایمان اور روپیہ پیسہ سب ہی غارت ہوتے ہیں۔

ناول اور افسانے سب سے بڑی آفت اور مصیبت جو مسلم گھرانوں میں نازل ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ناول اور افسانوں کی کتابیں اور فلمی رسالے جو بے حیائی سکھانے والے ہوتے ہیں اور جن میں اکثر ننگی تصویریں بھی چھپی ہوتی ہیں، گھر گھر پڑھے جاتے ہیں، ان کو پڑھ کر گندے

Marfat.com

خیالات اور خراب باتیں لڑکیوں اور لڑکوں کے دل و دماغ میں جنم پکڑ لیتی ہیں، پیسہ بھی ضائع ہوتا ہے۔ وقت بھی خراب ہوتا ہے۔ اور ناجائز و نامناسب قصے اور داستانیں پڑھ کر دل گندے اور دماغ ناپاک بن جاتے ہیں، پھر اس کے نتیجہ میں بڑی بڑی خرابیاں ظاہر ہو جاتی ہیں، بدچلنی، بے حیائی، بدکاری کے واقعات دیکھے جاتے ہیں اکثر گندی کتابیں یعنی ناول اور افسانے اور فلمی رسالے ہی ان کا سبب ہوتے ہیں، خدا کے لیے ناول، افسانے اپنے گھروں میں مت آنے دو۔ اور ان کی جگہ دینی کتابیں گھروں میں رکھو، جن سے دینی معلومات بھی ہوں اور اخلاق بھی درست ہوں، ایسی کتابوں کے نام ہم سبق نمبر ۶ میں لکھ آئے ہیں۔

ریڈیو گراموفون

یہ مصیبت بھی عام ہو گئی ہے گراموفون اور ریڈیو سننے کا عام رواج ہو گیا ہے۔ جہاں کسی کو کوئی اچھی ملازمت مل گئی یا دوکان خوب چل نکلی تو مال کو اللہ کی خوشنودی کی جگہ خرچ کر کے اس کا شکریہ ادا کرنے کی بجائے لہو و لعب اور گانے بجانے کی چیزوں کو خریدنا ضروری سمجھ لیا جاتا ہے، یہ چیزیں بڑائی کی نشانی اور ترقی کی علامت سمجھی جاتی ہیں، گھر کے سب چھوٹے بڑے، مرد عورت، لڑکے اور لڑکیاں، ماں باپ، بھائی بہن، غرض یہ کہ سب ہی شرم حیا کو طاق میں رکھ دیتے ہیں۔ اور سب مل کر عشقیہ ناول، غزلیں اور فحش گانے اور گندہ مذاق سنتے ہیں، گانے والیوں کو داد دی جاتی ہے اور گندی باتوں پر ہنسی ہوتی ہے اور قہقہے بلند

Marfat.com

ہوتے ہیں، نہ بڑوں کا ادب رہتا ہے نہ چھوٹوں کا لحاظ، سب ایک قسم کے جذبات میں ڈوبے ہوئے اور ایک ہی رنگ میں رنگے ہوئے ہوتے ہیں۔ شرم، حیا، غیرت سب ختم ہو جاتی ہے۔ جو وقت تلاوت کلام پاک، درود شریف اور استغفار اور دوسری نیکیوں میں مشغول رہنے سے گزرتا، وہ گانا سن کر گنہگار ہونے میں لگ جاتا ہے اس مصیبت اور بڑے گناہ سے بچو۔

ریڈیو اگر گھر میں ہو تو اس کو خبریں سننے کے لیے استعمال کرو، گانا بجانا ہنسی مذاق کی باتیں نہ خود سنو نہ بچوں اور بچیوں کو سننے دو، لیکن سچی بات یہ ہے کہ آج کل کے مسلمان اتنے مضبوط ایمان کے نہیں ہیں کہ گھر ریڈیو ہو اور گانا بجانا نہ سُنیں، اس لیے مناسب یہی ہے کہ گھر میں ریڈیو رکھیں ہی نہیں، نہ گراموفون گھر میں لاویں۔ اس میں بعض ریکارڈوں میں قرآن شریف کا رکوع بھرا ہوتا ہے لیکن قرآن شریف کو گراموفون میں سُننا قرآن شریف کی بے ادبی ہے۔

گانا بجانا آج کل زندگی کا بڑا اہم جز بن گیا ہے اگر بیاہ شادی اور دوسری تقریبوں میں گانے بجانے اور ناچنے کا انتظام نہ ہو تو اس کو پھیکا اور بدمزہ کہا جاتا ہے کھانا کھانے اور ٹھہرنے کے لیے وہی ہوٹل اور ریسٹورنٹ پسند کیے جاتے ہیں جس میں ریڈیو گراموفون وغیرہ کا انتظام ہو، بزرگوں کی قبروں پر عرس کے نام سے جمع ہوتے ہیں اور ہارمونیم وغیرہ کے گانے ہوتے ہیں، جن بزرگوں کی زندگی خلافِ شرع چیزوں کے مٹانے میں گزری، ان کی قبروں پر میلے کھیل تماشے لگتے ہیں۔

Marfat.com

گاڑں کے اڈے بنائے جاتے ہیں، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ خدا اس جہالت سے
بچائے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے
رب نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور ہدایت دینے والا بنا کر بھیجا ہے
اور مجھے حکم دیا ہے کہ گانا بجانے کے سامان کو اور صلیب کو (عیسائی جس کی تعظیم
کرتے ہیں) اور جاہلیت کی چیزوں کو مٹا دوں۔ آہ! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
محبت کے دعوے کرنے والے کیسے گانے بجانے سے محبت رکھتے ہیں؟
اور یہ جرأت دیکھو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی نعت شریف
بھی ہارمونیم کے ساتھ پڑھتے اور سنتے ہیں۔ جس چیز کو آپ مٹانے کے لیے تشریف
لائے وہی آپ کی نعت سنانے میں استعمال کی جاتی ہے۔ گانا بجانا اس قدر عام
ہو گیا ہے۔ کہ شادی کرنے کے لیے مرد وعورت دونوں طرف سے ایسے جوڑے
کی تلاش ہوتی ہے، جسے ناچنے اور گانے بجانے میں مہارت ہو، اسی وجہ
سے بہت سے گھرانوں میں لڑکیوں کو گانا بجانا سکھایا جانے لگا ہے اور بعض
سکول بھی اس گنہ گاری کے سکھانے کے لیے کھول دیئے گئے ہیں، کافر تو
کافر ہی ہیں، ان سے کیا شکوہ؟ مسلمان بھی ان کی کرتوتوں کو اپنی زندگی
میں داخل کرتے چلے جارہے ہیں۔

Marfat.com

تھیٹر اور سینما

بے حیائی اور بے غیرتی کے ٹریننگ اسک

یعنی تھیٹر اور سینما کے شوقین اس قدر بڑھ گ

ہیں اور بڑھتے جارہے ہیں کہ ان کے دیکھنے کے لیے لمبی لمبی لائنیں لگی رہتی

مرد عورت، چھوٹے بڑے، سب ہی اس بڑے گناہ کو کرتے ہیں. بعض پور

خاندان کو ساتھ لے جا کر ان "لعنت گھروں" میں فلمیں دکھاتے ہیں اس میں

دولت تو برباد ہوتی ہی ہے، شرافت، انسانیت، حیا، شرم کا خون بھی ہو

ہے۔ بے حیائی اور بے غیرتی اور بدکرداری کا عملی سبق سیکھ کر آتے ہیں

آئے دن ایسے واقعات سنتے اور اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ فلاں جگہ ایسا گند

واقعہ پیش آیا۔ اور فلاں سینما کے دروازے سے فلاں لڑکی غائب ہوگئی، اور ایسا

کیوں نہ ہو جبکہ سینما کا پردہ ان کو یہی سکھاتا ہے۔ ان کھیلوں اور فلموں میں ہر ایسی

بات سامنے آجاتی ہے جو بے حیائی اور گنہ گاری کے پورے طریقے سکھا دیتی

ہے اور جسے بازار اور گھر میں رذیل سے رذیل آدمی بھی برداشت نہیں کرسکتا حیرت

ہے کہ جو چیزیں گھر اور بازار میں شرم کی سمجھی جاتی ہے سینما حال میں کیسے شرافت

بن جاتی ہے، جو لوگ اپنے کو اونچے خاندان والا سمجھتے ہیں وہ بھی بہو بیٹیوں

کو لے کر سینما حال میں نازیبا اور بے شرمی کی حرکتیں دکھاتے ہیں، مال و زر

کی حرص اور شہرت و ناموری کی ہوس شریف زادیاں خاندانی عزت کو خاک

میں ملا کر اسٹیج پر آرہی ہیں، کمپنی کے دلال بہلا پھسلا کر انھیں تباہ و برباد کرتے ہیں

Marfat.com

ب کوئی لڑکی ایکٹرس ہو جاتی ہے تو پوسٹروں اور اخباروں میں اس کی تصویریں
تی ہیں، اس کی تعریفیں کتابوں اور رسالوں میں لکھی جاتی ہیں، اس سے اس کا
ں اور بڑھ جاتا ہے اور بے حیائی کے درجے اور زیادہ طے کرتی چلی جاتی ہے
ا۔ بے غیرتی اور بے عزتی کی زندگی بھی کوئی بڑا کارنامہ ہے۔ العیاذ باللہ۔ اب ہم
ب حدیث لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں سے درخواست
نے ہیں کہ سینما اور تھیٹر سے خود بھی سخت پرہیز کریں اور اپنی اولاد بہو بیٹیوں کو
ی بچائیں، بچے بچیاں کتنا ہی اصرار کریں، ہرگز ان کو سینما تھیٹر دیکھنے کے لیے
پیسے نہ دیں، حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلاشبہ حیا
ور ایمان ایک ساتھ رہتے ہیں جب ایک رخصت ہوتا ہے تو دوسرا بھی چل
بتا ہے۔

فضول خرچی فضول خرچی بڑی بُری بلا ہے، اللہ تعالٰے نے قرآن شریف
یں فرمایا ہے کہ بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، غیر قوموں کی
دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی زیادہ خرچ کرنے کو کمال سمجھ لیا ہے اور چونکہ آمدنی
کم ہوتی ہے اور خرچ زیادہ بڑھا رکھے ہیں اس لیے پریشان ہی رہتے ہیں، سادہ کپڑا
سادہ گھر، سادی شادی، معمولی خوراک اب عیب سمجھے جانے لگے ہیں حالانکہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی لذتوں میں پڑنے اور دنیا
کا ساز و سامان بڑھانے اور واقعی ضرورت سے زیادہ مکان بنانے سے ممانعت فرمائی

Marfat.com

ہے، دنیا مسلمان کا سفر ہے اور وطن اصلی آخرت یعنی جنت ہے۔ جہاں تھوڑی سی مدّت رہنا ہے وہاں کی زینت اور ٹیپ ٹاپ میں وقت اور پیسہ لگا کر ضائع کرنا سمجھداری کی بات نہیں ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے فرمایا کہ اے عائشہؓ اگر تو (آخرت میں) مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو بس تجھے اتنی دنیا کافی ہونا چاہیے جتنا سامان مسافر ساتھ لے کر چلتا ہے اور دولت والوں کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کر اور کسی کپڑا کو پرانا مت سمجھ جب تک تو اسے پیوند لگا کر نہ پہن لیوے۔

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابیؓ کا اونچا سا بنایا ہوا مکان دیکھا، پھر جب وہ حاضرِ خدمت ہوئے تو آپؐ نے ان کی طرف توجہ نہ فرمائی اور منہ پھیر لیا اور ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سو گئے، سو کر اٹھے تو جسم شریف پر چٹائی کی بناوٹ کے نشان پڑ گئے تھے، صحابیؓ نے جن کا نام عبداللہ تھا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپؐ حکم فرمائیں تو ہم آپؐ کے لیے بچھونا بچھا دیا کریں اور اچھی اچھی چیزیں حاصل کر کے آپؐ کے لیے لایا کریں، آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا کہ مجھ کو دنیا سے کیا تعلق ؟ میرا دنیا سے بس ایسا ہی واسطہ ہے جیسے کوئی مسافر درخت کے نیچے سایہ لینے کے لیے بیٹھ گیا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا، مسلمانوں کو ہر کام میں اپنے پیارے نبیؐ کی پیروی کرنا لازم ہے، آج کل کے مسلمان اور خاص کر

Marfat.com

نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں نے غیر قوموں کو دیکھ کر ایسے ایسے خرچ بڑھا لیے ہیں کہ نہ وہ ضروری خرچ ہیں نہ ان پر زندگی موقوف ہے، فیشن کی بلا ایسی سوار ہوئی ہے اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اتنی بڑھالی ہے کہ جتنی بھی آمدنی ہو کم پڑ جاتی ہے اور قرض پر قرض بڑھتا چلا جاتا ہے ایک صحابیؓ تھے حضرت معاذؓ انہوں نے ایک مرتبہ اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم تکلیفوں کے ذریعہ جانچ میں ڈالے گئے ہو تو تم نے صبر کر لیا، عنقریب مال کے ذریعہ تمہاری جانچ کی جائے گی اور سب سے زیادہ خوف تمہارے متعلق یہ ہے کہ عورتوں کے فتنہ میں ڈال دیئے جاؤ گے، جبکہ عورتیں سونے چاندی کے کنگن پہنیں گی اور شام و یمن کے باریک اور عمدہ کپڑے پہنیں گی (یہ چیزیں مہیا کرنے کے لیے) مالدار کو تھکا دیں گی اور مفلس سے وہ مانگیں گی جو اس سے نہ ہو سکے گا۔

صفائی ستھرائی تو اچھی چیز ہے مگر لباس اور فیشن کی دوسری بے جا ضرورتیں جو یورپ والوں نے نکال دی ہیں مسلمانوں کے لیے کسی طرح بھی ان کے حاصل کرنے کے خیال میں پڑنا اور ان کو استعمال کرنا ٹھیک نہیں، یہ بڑی نادانی ہے کہ انگریزوں کی نقل اتارنے کی کوشش کرتے ہیں مگر ان کی اور اپنی آمدنی کا مقابلہ کر کے انھیں دیکھتے، جو روپیہ کماتے ہیں جسم کی خدمت اور ظاہری ٹیپ ٹاپ میں لگا دیتے ہیں۔ دیکھنے میں خوشحال اور دل پریشان آمدنی معقول مگر گزارہ مشکل اطمینان اور بے فکری کا نام نہیں، محبت کے جوش میں بچوں کی پرورش شروع

Marfat.com

ہی سے ایسے اعلیٰ پیمانے پر کرتے ہیں کہ بعد میں ان کی کمائی ان خرچوں کو برداشت نہیں کر سکتی ہے، جو کچھ پاس ہوتا ہے بچے کے فیشن پر خرچ کر دیتے ہیں، جب بیچارہ پڑھ لکھ کر ملازم ہوتا ہے۔ یا کاروبار شروع کرتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے اور بال بچوں کا خرچ، ماں باپ کی خدمت، اپنی پوزیشن اور سوسائٹی کا خیال ایک جان کو ہزاروں مصیبتیں لگی ہوتی ہیں۔ غرض یہ کہ پورا خانہ داری کا بوجھ اٹھانا وبال جان ہو جاتا ہے۔ لڑکیوں کو فیشن کا اس قدر شوقین بنا دیا جاتا ہے کہ بچپن سے ہی اتنے خرچوں کا عادی بنا دیتے ہیں کہ شادی کے بعد شوہر پر بوجھ ہو جاتی ہیں، خاوند کی ساری آمدنی فیشن لباس اور زیور کی نذر ہوتی ہے۔ ناچار ہو کر نااتفاقی اور بدمزگی ظاہر ہونے لگتی ہے اور زیادہ بناؤ سنگار کی عادت ڈالنے سے تلاوت قرآن پاک درود شریف و استغفار دینی معلومات میں لگنے کی فرصت بھی نہیں ملتی، پھر اصلی سجاوٹ تو باطن یعنی دل اور روح کی سجاوٹ اور پاکیزگی ہے، جسم اور لباس کی عمدگی بھی اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ جب دل صاف ستھرا اخلاق اچھے اور عادتیں پاکیزہ ہوں، اخلاق گندہ اور ظاہر اچھا اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے گندگی کو ریشم میں لپیٹ کر رکھ دیا جائے۔

الحاصل: مسلمانوں کو سادہ زندگی کی طرف توجہ کرنی چاہیے جس کی اسلام نے تعلیم دی ہے اور جس پر چل کر تمام چھوٹے بڑے، امیر و غریب دنیا میں آرام سے رہ سکتے ہیں، شادی بیاہ کے موقعوں پر اس قدر فضول خرچیاں کی جاتی ہیں

Marfat.com

اور کافروں کی دیکھا دیکھی ایسی ایسی رسمیں برتی جاتی ہیں کہ شادی کرنا وبال بن گیا ہے۔ فضول خرچی اور رسمیں برتنے کے لیے روپیہ نہ ہونے کے باعث برسوں لڑکیاں بیٹھی رہ جاتی ہیں (استغفر اللہ) ہزاروں روپے مہر میں مقرر کیے جاتے ہیں، دکھاوے کے لیے، جہیز تیار کرنے کے لیے سودی ادھار قرض لینا پڑتا ہے جو برسوں ادا نہیں ہوتا

اے مسلمانو!

سادگی اختیار کرو،

بیاہ شادی کے موقعہ میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کی پیروی کرو، ہماری لکھی ہوئی دو کتابیں "رسولؐ اللہ کی بیویاں" اور "رسول اللہ کی صاحبزادیاں" پڑھو، جن سے ان کی سادگی اور بیاہ شادی کے حالات معلوم ہوں گے ؞

Marfat.com

بیسواں سبق

نیکیوں کا پھیلانا اور گناہوں سے روکنا

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو بہت سے کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور بہت سے کاموں سے منع کیا ہے، آدمی کا نفس بڑا شریر ہے کچھ تو نفس کی شرارت اور کچھ شیطان کا بہکاوا دونوں چیزیں مل کر انسان کو خدا کی فرمانبرداری سے ہٹا دیتی ہیں، یعنی جو کام کرنے کے ہیں ان کو آدمی نہیں کرتا، اور جن کاموں کی ممانعت ہے ان کو کرتا ہے۔ اللہ پاک نے گناہوں کی روک تھام اور نیکیوں کو رواج دینے کا کام سب مسلمانوں کے ذمہ فرما دیا ہے، چوتھے پارے کی ایک آیت میں نیکیوں کے کرانے اور برائیوں سے روکنے کو اس امت کا خاص کام بتایا ہے، جس طرح خود نیک بننا اور اللہ تعالےٰ کے حکموں پر چلنا ضروری ہے بالکل اسی طرح دوسروں کو بھی اللہ کے حکموں پر چلانے کی ذمہ داری سب مسلمانوں پر ہے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جو برے کام کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل ڈالے یعنی ہو سکے تو

Marfat.com

ہاتھ سے اس برائی کو روک دیوے اور یہ نہیں ہو سکے تو زبان سے ٹوک دیوے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم دل سے برا سمجھے اور یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے، آج کل یہ بڑی وبا پھیل گئی ہے کہ لوگ گناہ کرتے ہیں۔ اور گناہ کو جائز اور اچھا کام سمجھتے ہیں اور سمجھانے والوں سے کہتے ہیں کہ صاحب آپ تو ترقی سے روکتے ہیں، بھلا خدا کے حکم کے خلاف کرنے سے ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟ بہت سے مرد اور عورت خود تو نمازی ہیں مگر اپنے عزیزوں، بچوں، نوکروں، محلہ والوں کو خلاف شرع چلتے دیکھتے ہیں مگر ذرا بھی زبان نہیں ہلاتے، پھر مصیبت آتی ہے تو پچھتاتے ہیں، خوب جانتے ہیں کہ بیٹا شطرنج کا شوقین ہے تاش کھیلتا ہے نمازیں غارت کرتا ہے مگر کبھی حرفِ غلط کی طرح بھی یہ نہیں کہتے کہ بیٹا کیا کر رہے ہو؟ یہ مسلمان کے کام نہیں ہیں، اپنے بیٹے سے اس لیے ناراض رہنے والے بہت ہیں کہ وہ دوکان پر محنت سے کام نہیں کرتا یا ملازمت کی کوشش نہیں کرتا، لیکن اگر اولاد بدعمل، فاسق اور گنہ گار ہے، نماز قضا کرتی ہے تو اس وجہ سے ناراضگی اختیار کرنے کا رواج نہیں ہے، عزیز، رشتہ دار پاس پڑوس کے مرد بے عمل ہیں، نماز غارت کرتے ہیں، روزہ نہیں رکھتے، سود خور ہیں، رشوت لیتے ہیں، یا اور کوئی کام خلاف شرع کرتے ہیں، مگر ہم ان کو ٹوکنے سے جھجکتے ہیں اور مروت اور لحاظ میں ان کو گناہ سے نہیں روکتے یہ بہت سخت وبال کی بات ہے۔ جب برائیاں عام ہو جاتی ہیں اور نیک لوگ اپنی نیکی کو لیے بیٹھے رہتے ہیں

Marfat.com

اور یہ کوشش نہیں کرتے کہ گناہ بند ہوں، تو نیک و بد سب پر عذاب آجاتا ہے اور اس وقت دعا بھی قبول نہیں ہوتی۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پہلے زمانے کی امت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو مع اس کے رہنے والوں کے الٹ دے یعنی زمین کے اوپر کے حصے کو نیچے اور نیچے کے حصہ کو اوپر کر دو۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے پروردگار اس میں شک نہیں کہ ان میں تیرا ایک (بندہ) بھی ہے، جس نے پل بھر بھی آپ کی نافرمانی نہیں کی ہے (اس کی تو جان بخشی کی جادے) اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اس کو بھی اسی سزا میں شامل کر دو، کیونکہ کبھی بھی میرے حکموں کی نافرمانی اور خلاف ورزی دیکھ کر بطور ناراضگی اس کے چہرے پر بل نہیں پڑا، دیکھو یہ آدمی بہت نیک تھا مگر چونکہ برائیوں سے دوسروں کو نہ روکتا تھا اور گناہوں کو دیکھ کر ناراضگی ظاہر نہ کرتا تھا اس لیے عذاب میں پکڑا گیا۔

جب خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہو تو ان سے روکا نہ جاتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب پر عذاب آجاتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جن لوگوں میں ایک آدمی بھی ایسا ہو جو ان میں رہتا سہتا ہو اور گناہ کرتا ہو اور وہ لوگ گناہ سے ہٹا کر صحیح راستہ پر ڈالنے کی قوت ہوتے ہوئے اس کو صحیح راستہ پر نہ ڈالیں تو ان کے مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ضرور ان پر عذاب ڈالیں گے۔

Marfat.com

ایک مرتبہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد لوگوں سے فرمایا کہ یقین جانو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نیکیوں کے لیے کہتے رہو اور برائیوں سے روکتے رہو اس وقت سے پہلے جب مجھ سے دعا کرو گے تو قبول نہ کروں گا اور مجھ سے سوال کرو گے تو سوال پورا نہ کروں گا اور مجھ سے مدد چاہو گے تو تمہاری مدد نہ کروں گا۔ یعنی نیکیوں کے لیے کہنا اور برائیوں سے روکنا ایسا عمل ہے کہ اس کو چھوڑ دو گے تو عذاب آئے گا اور اس وقت دعا قبول نہ ہوگی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد نہ کی جائے گی اور سوال پورا نہ کیا جائے گا۔

ان باتوں کو خوب سمجھ لو اور سب کو سمجھاؤ، جہاں تک ہو سکے اپنوں کو اور غیروں کو خاص کر جن پر تمہارا زور ہے، جیسے نوکر ہیں یا اولاد ہے سب کو خدا کے راستہ پر اپنی طاقت سے چلاؤ، گناہوں سے روکو اور نیکیوں کے راستہ پر ڈالو!

عمل کے لیے مختصر یادداشت

اب ہم کتاب ختم کرتے ہیں، اس کو بار بار پڑھو، ملنے والیوں سہیلیوں پڑوسنوں کو سناؤ اور عمل کراؤ، آخر میں ہر وقت دیکھ کر یاد کرنے کے لیے بطور یادداشت بیس۲۰ نمبر لکھے دیتے ہیں:

Marfat.com

۱. کلمہ طیبّہ کا لفظ اور معنی اور مطلب صحیح یاد کرو اور اس کے مطالبے پورے کرو۔

۲۔ نماز کی پابندی کرو، دل لگا کر پڑھو، رکوع سجدہ ٹھیک ادا کرو، جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے، ٹھیک یاد کرو، نفل نماز بھی پڑھا کرو۔

۳۔ سبق نمبر ۳ دیکھو اس میں جو تفصیل لکھی ہے اس کے مطابق اگر تم پر زکوٰۃ فرض ہے تو پابندی سے ادا کرو۔

۴۔ سبق نمبر ۴ دیکھو، اگر تم پر حج فرض ہے تو اسی سال ادا کرو اور آئندہ فرض ہو جاوے تو اس وقت اسی سال ادا کر لینا۔

۵۔ رمضان شریف کے روزے پابندی سے رکھو، کبھی نفل روزہ بھی رکھ لیا کرو سبق نمبر ۵ میں نفل روزوں کی تفصیل اور ثواب لکھا ہے۔ رمضان شریف میں خوب سخاوت کرو۔ روزے افطار کراؤ، رات کو تراویح پڑھو، نوکروں کا کام ہلکا کرو، غریبوں کی مدد کرو۔

۶۔ دین کے حکموں اور طریقوں کو سیکھو، سیکھنے سکھانے کے دو طریقے زبانی تعلیم اور کتابی تعلیم سبق نمبر ۶ میں لکھ دیئے ہیں، ان کو منگا کر پڑھو، اپنے مردوں سے کہہ کبھی کبھی ایسے دیندار، پرہیزگار عالموں کا وعظ سن لیا کرو جو وعظ کہہ کر نذرانہ لینے کے امیدوار نہ ہوں۔

۷۔ اپنے بچوں اور بچیوں کو دین سکھاؤ، دین کے کاموں پر ڈالو، اچھے اخلاق سکھاؤ، نماز روزے کا پابند بناؤ، حرام روزی کمانے سے بچاؤ، ان کو اچھے اخلاق، شرم وحیا

Marfat.com

امانت، تواضع سکھاؤ، جب سات برس کے ہوں تو نماز پڑھنے کو کہو اور جب دس کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سزا دو۔

۸۔ جہاں تک ہو سکے ہر وقت اللہ کی یاد میں لگی رہو، کم از کم صبح شام سو سو مرتبہ تیسرا کلمہ درود شریف، استغفار پڑھ لیا کرو، صبح کو سورۃ یٰسین شریف پڑھو، ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی چاروں قل سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھو، روزانہ قرآن شریف ایک یا دو پارہ ضرور پڑھ لیا کرو۔

۹۔ بندوں کے حقوق کا خیال رکھو، کسی کا کوئی حق اپنے ذمہ نہ رکھو کسی کو آگے پیچھے برا نہ کہو، نہ گالی دو نہ طعنہ دو، نہ لعنت کرو۔ اور سب کو راحت پہنچاؤ۔

۱۰۔۱۱ماں باپ کو نہ ستاؤ، ہر ممکن ان کی خدمت کرو، عمر بھر ان کی راحت کا خیال رکھو، پڑوسی کو نہ ستاؤ، ہدیہ لیا دیا کرو اور اس کے بچوں کے ساتھ پیار محبت کا برتاؤ کرو۔

۱۲۔ شوہر کو راضی رکھو، اس کی ناشکری نہ کرو۔ اس کو رنج نہ پہنچاؤ، جو کام خلاف شرع نہ ہو اس میں اس کی فرمانبرداری ضرور کرو۔

۱۳۔ ہر کام خدا کو راضی کرنے کے لیے کرو۔ خاص کر نماز، روزہ خیر خیرات کرنے میں ریا، نمود شیخی سے پرہیز کرو، صرف اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کے لیے عمل کرو۔

۱۴۔ زبان کی حفاظت کرو، بے کار باتوں سے، تجھ مجھ کی برائی سے اور لعنت اور پھٹکار اور گالی گلوچ سے زبان کو پاک رکھو۔

Marfat.com

۱۵۔ حلال کھاؤ، حلال پہنو، شوہر کو اور سب عزیزوں کو حرام کمائی سے بچاؤ حرام کی کمائی سے جو کچھ لا کر دیں، ہرگز پاس نہ رکھو نہ اس کو استعمال کرو۔

۱۶۔ لباس میں سادگی اختیار کرو، باریک کپڑے یا ایسا لباس جو کافر عورتوں کا ہو، یا مردانہ وضع کا ہو، مت پہنو، زیادہ زیور کی فکر میں مت پڑو اور لباس، زیور ریشمی کے لیے نہ پہنو۔

۱۷۔ پردہ کا خیال رکھو، تمام نامحرموں، ماموں، چچا اور خالہ کے بیٹوں اور سسرال کے رشتوں کے مردوں سے گہرا پردہ کرو۔ خود بھی مردوں کو نہ دیکھو، جہاں تک ہو سکے گھر سے باہر نہ نکلو، اگر کسی ضرورت سے باہر جانا ہو تو برقع اوڑھ کر نکلو، برقع پر بیل بوٹے نہ بناؤ اور برقع بھڑک دار نہ بناؤ۔ چہرے سے نقاب ہٹا کر یا برقع سے باہر ہاتھ یا دوپٹہ کا آنچل نکال کر مت چلو۔

۱۸۔ مال فضول نہ اڑاؤ، آمدنی سے زیادہ خرچ نہ بڑھاؤ، سینما، تھیٹر نہ دیکھو، نہ بچوں اور بچیوں کو دکھاؤ، ناول، افسانے، گراموفون، گڑیا مورتی، فوٹو گھر میں نہ آنے دو شطرنج تاش، کیرم بورڈ، گنجفہ بچوں اور بچیوں کو نہ رکھنے دو، نہ ان چیزوں کے لیے پیسہ دو۔

۱۹۔ جو دعائیں ہر وقت کی حدیثوں میں آئی ہیں ان کو یاد کرو اور ہر موقعہ پر پڑھا کرو، بچوں کو بھی یاد کراؤ، صبح شام، سونے جاگنے، کھانے پینے اور ہر موقعہ کی دعائیں کتاب "مسنون دعائیں" منگا کر یاد کرو۔

۲۰۔ بچوں، بچیوں اور پاس پڑوس کے رہنے والیوں اور سہیلیوں کو گناہوں

Marfat.com

سے بچاؤ، دین کے حکموں پر چلاؤ، خلاف شرع کاموں سے روکو، کسی کے سامنے دین کی بات کہنے سے مت جھجکو۔

دو۲ باتیں ——— بہت کام کی!

توبہ: گناہوں سے انسان خداوند کریم سے دور ہو جاتا ہے اور گناہوں کی وجہ اسکے دل میں کھوٹ پیدا ہو جاتا ہے اور دل میں سیاہی آجاتی ہے، دنیا میں بھی گناہوں کی وجہ سے انسان کو مصیبتیں گھیر لیتی ہیں اور آخرت میں بھی گناہوں پر سزا اور عذاب دیئے جانے کی وعیدیں حدیثوں میں آئی ہیں ان باتوں کو جان بوجھ کر بھی اکثر آدمی گناہ کر بیٹھتے ہیں، گناہوں سے معافی توبہ سے ہو جاتی ہے۔ لیکن زبان سے توبہ توبہ کہنے سے توبہ نہیں ہوتی، بلکہ توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ گناہوں پر شرمندگی ہو، خدا کے حضور میں معافی مانگے اور خدا کی بڑائی کا خیال کر کے گناہ پر پشیمان ہو اور آئندہ کے لیے گناہوں سے بچنے کا مضبوط ارادہ کرے اور اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خدا کے حقوق جس قدر ضائع کیے ہوں ان سب کو ادا کرے مثلاً جوان ہونے کے بعد جس قدر نمازیں چھوڑی ہوں، حساب لگا کر ان سب کو دہرا دے۔ اگرچہ دو برس کی نمازیں قضا کی ہوں۔ روزانہ زیادہ سے زیادہ پچھلی نمازیں دہرانا شروع کر دی جاویں، اس

Marfat.com

طرح ادا کرتے کرتے اگر موت آگئی، تو امید ہے کہ پشیمانی کی وجہ سے خداوند کریم معاف فرمادیں گے. قضا صرف فرضوں اور وتروں کی ہوتی ہے. سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں ہے، اس حساب سے ایک روز کی قضا نمازوں کی کل بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ چار فرض ظہر کے، چار فرض عصر کے، مغرب کے تین فرض، عشا کے چار فرض اور تین وتر۔ اور دو فرض فجر کے، خوب سمجھ لو، اسی طرح زکوۃ کا حساب لگاوے اور جتنے برسوں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو، سب ادا کرے۔ اور جوان ہونے کے بعد جو فرض روزے قضا ہو گئے ہوں ان کو بھی ادا کرے اس طرح بندوں کے حقوق کو سوچے اور خوب غور کرے کہ مجھ پر کس کس کا کیا کیا حق ہے؟ کس کی غیبت کی ہے اور کس کی بے آبروئی کی ہے یا کبھی کسی کی مالی خیانت کی تھی یا کسی کا ہم پر کچھ قرض تھا، اور اس کو یاد نہیں رہا، مگر ہم کو یاد ہے، غرض ایسی باتوں کو خوب سوچ کر فہرست بنالیوے اور مالی حق کو ادا کر دیوے اور غیبت کرنے یا گالی دینے اور بے آبروئی کرنے کی معافی مانگ لیوے یا بدلہ دے دیوے) ایسا کرنے سے سچی اور پکی توبہ ہوگی، اگر کوئی اپنی بستی یا شہر ہی میں نہیں ہے تو ڈاک کے ذریعہ یا آدمی کے ذریعے اس کا حق ادا کرو اور معافی مانگو، روزانہ عشا کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھ کر خداوند کریم سے خوب گناہوں کی معافی مانگے اور گناہوں پر شرمندہ ہو کر خوب رونے اور آنسو بہانے کی پابندی کرو) اگر گناہوں سے بچنے کا روزانہ اسی طرح کا پکا عہد کر لیا تو دو جہان میں سرخروئی

Marfat.com

اور کامیابی ہوگی، یہ بہت آسان کام ہے، اللہ تعالےٰ ہم سب کو عمل کی توفیق اور اپنے محبوب حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ پر چلادیں۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ
وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ط

Marfat.com

Marfat.com

تحفۂ خواتین

مولانا محمد عاشق الٰہی

رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم

قاضی محمد سلیمان منصور پوری

اسلامی کتب ڈپو
۱۲ گنج بخش روڈ لاہور
فون: 042-8452688

Marfat.com

الفاروق

علامہ شبلی نعمانی

اسلامی فقہ

کامل

مولانا مجیب اللہ ندوی

اسلامی کتب خانہ

۱۲ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 042-8452688

Marfat.com

Marfat.com

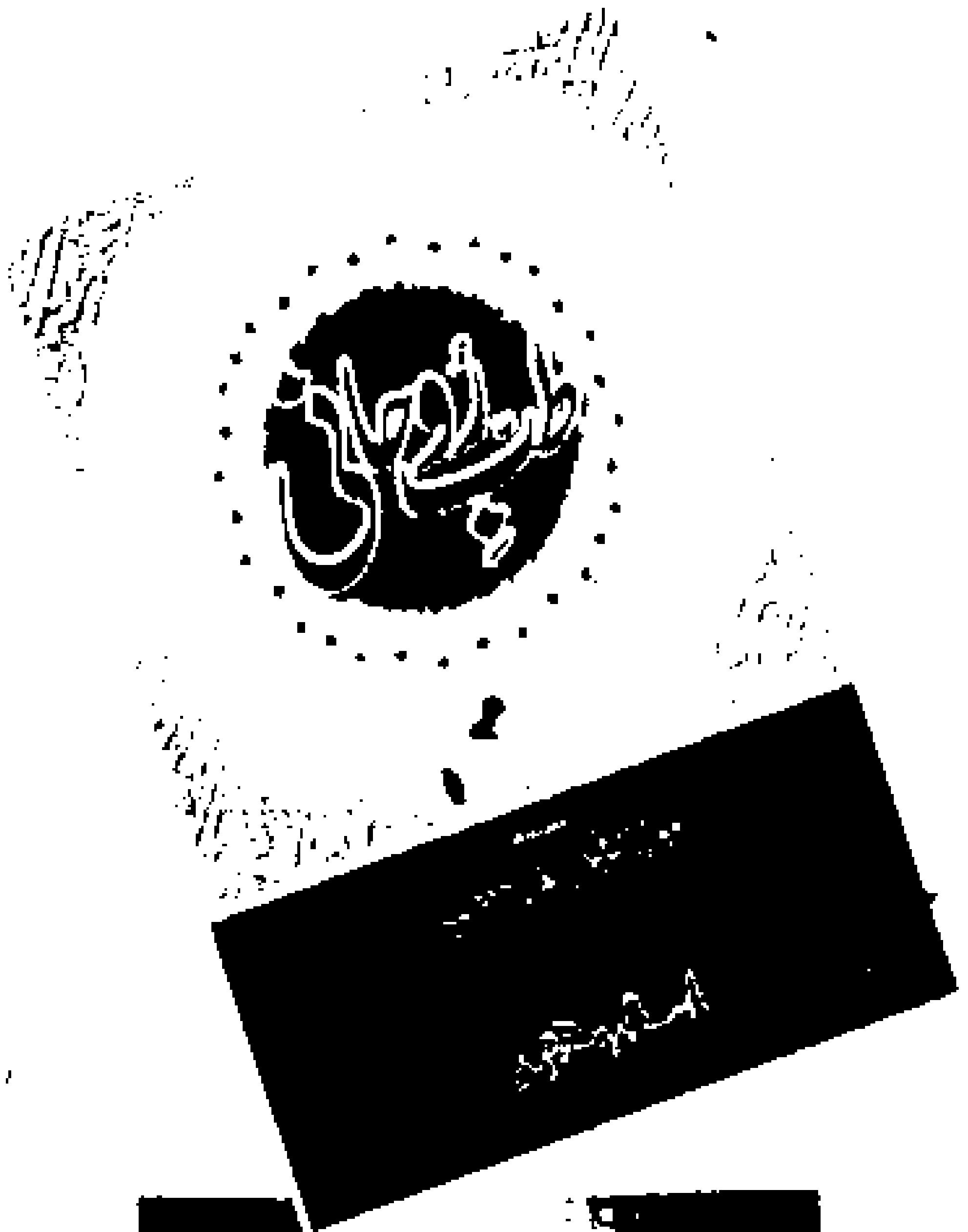

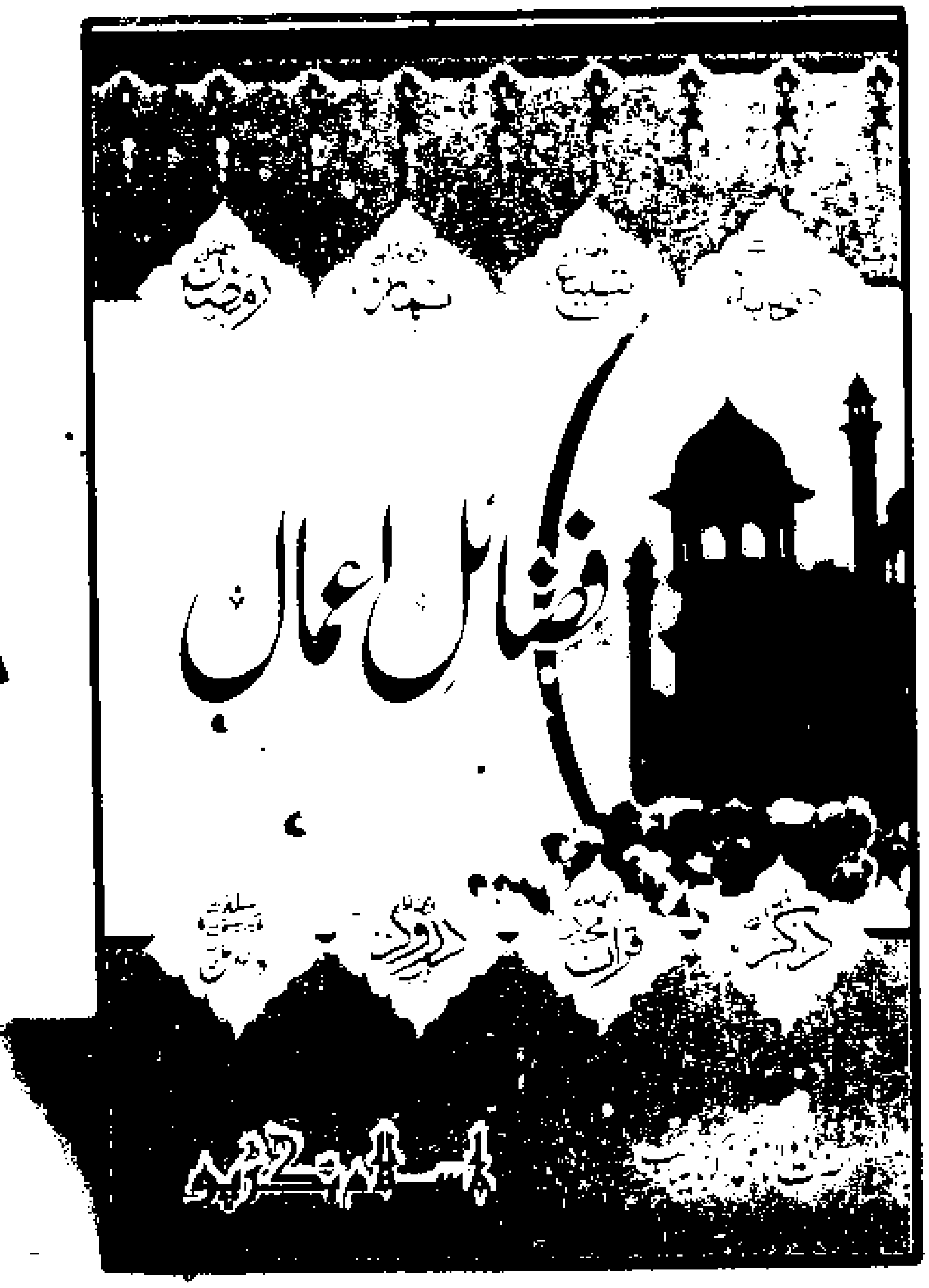

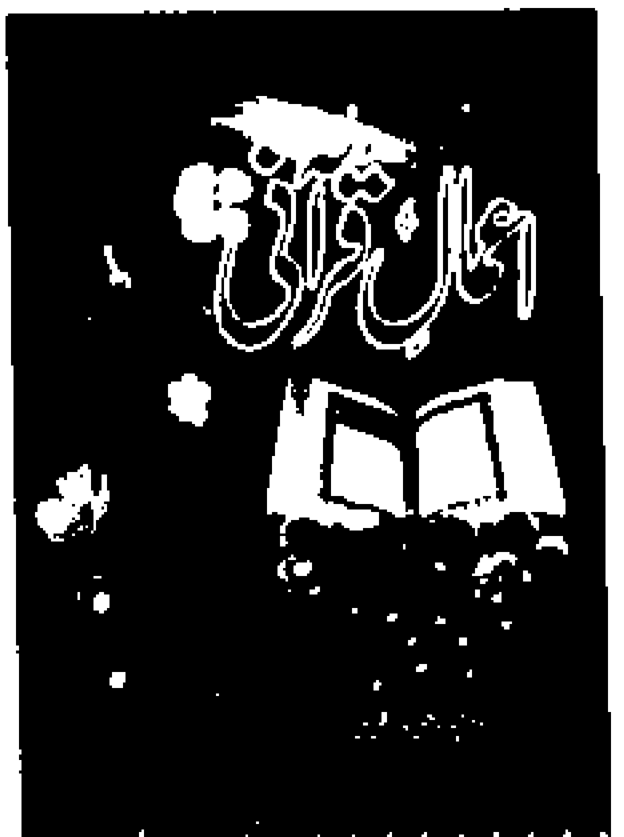

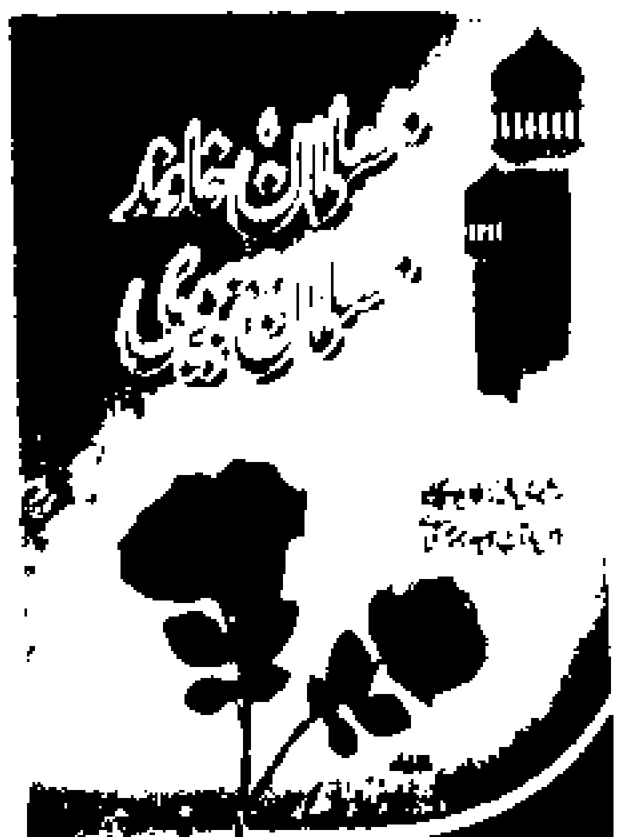

اسلام بک ڈپو

12 گنج بخش روڈ لاہور 042-8452688

Marfat.com